عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۵ | ۱۶ تا ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ مئی ۲۰۱۶ء | شمارہ:۲۰

ختم بخاری شریف کا روح پرور اجتماع

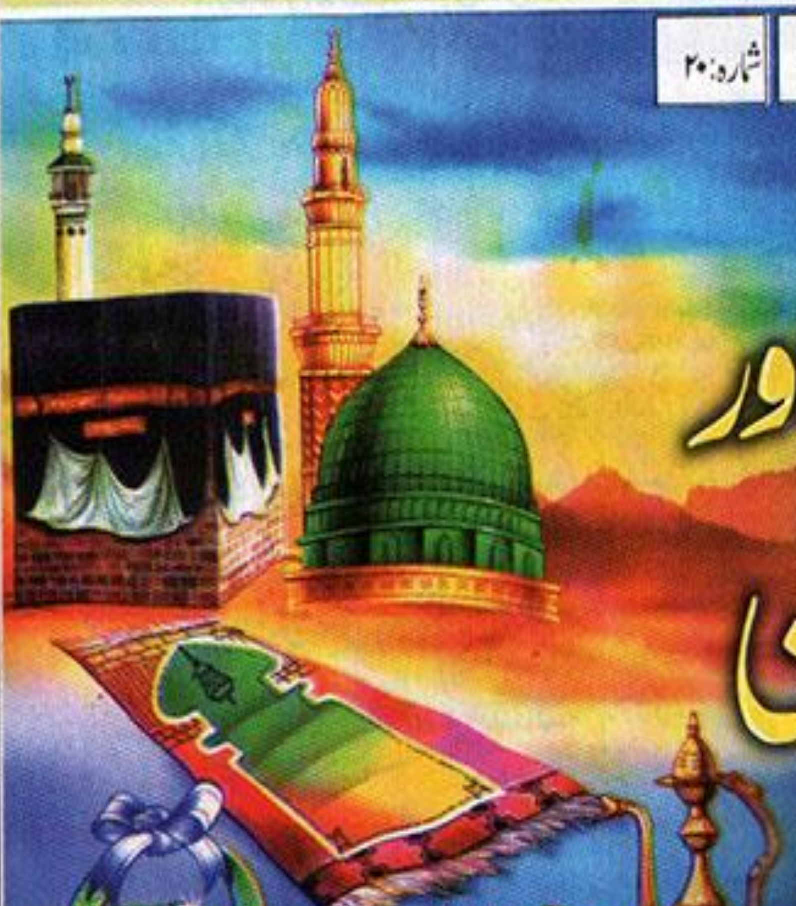

ماہِ رمضان اور حرمین شریفین کی حاضری

سید وکیل احمد شاہؒ کی رحلت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

زکوٰۃ کی مد سے ڈاکٹر کی فیس ادا کرنا

س:...... میں ایک ڈاکٹر ہوں، میرے کچھ دوست مجھے زکوٰۃ کی رقم دیتے ہیں تاکہ میں اُن مریضوں پر خرچ کروں جو مستحق ہیں۔ کیا میں اس رقم سے اپنی فیس وغیرہ کاٹ سکتا ہوں؟ یسی مستحقین جو فیس ادا نہیں کر سکتے، ان کی فیس میں اس فنڈ سے لے سکتا ہوں؟

ج:...... زکوٰۃ فنڈ میں سے ضرورت منداور مستحقین مریضوں کو دوائیں تو دے سکتے ہیں، مگر اپنی فیس آپ خود سے نہیں کاٹ سکتے، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے شرط ہے کہ کسی مستحق کو بلاعوض مالک بنا کر دی جائے جس کو تملیک کہتے ہیں، اگر اس شرط پر عمل نہ کیا جائے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س:......کیا کسی غیر مسلم اور ضرورت مند آدمی کی مدد ہم زکوٰۃ کی مد میں کر سکتے ہیں؟

ج:...... غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ زکوٰۃ صرف اور صرف مسلمان مستحقین کو ہی دے سکتے ہیں، البتہ غیر مسلم پر نفلی صدقہ وخیرات کی رقم خرچ کرنا جائز ہے اور اس پر بھی اجر وثواب ہے۔

حج کس پر فرض ہے؟

س:......ایک شخص غیر شادی شدہ ہے، اس کے پاس ایک پلاٹ ہے، جس کی مالیت ۵ لاکھ روپے ہے اور وہ نوکری بھی کرتا ہے اور تنخواہ تیس ہزار ہے، مگر یہ تنخواہ وہ گھر پر دے دیتا ہے، کیا اس پر حج فرض ہے؟ جبکہ اس کے پاس نقد رقم نہیں ہے؟

ج:...... اگر کسی شخص کے پاس اتنی مالیت کی کوئی چیز ہو کہ اس کو فروخت کرکے وہ اپنے حج کا خرچ پورا کر سکتا ہو اور اس میں کسی قسم کی پریشانی بھی نہ ہو اور حج کے ایام بھی آجائیں تو ایسی صورت میں اس شخص پر حج فرض ہو جائے گا، لہٰذا مذکورہ شخص پر حج فرض ہے خواہ پلاٹ فروخت کرکے حج پر جائے یا رقم قرض لے کر جائے۔

بغیر محرم حج کے لئے جانا جائز نہیں

س:...... ایک عورت، جس کا کوئی محرم نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کے بھانجے کے ساتھ حج پر جا سکتی ہے جبکہ اس کی بیوی بھی ساتھ ہے؟

ج:...... عورت کے لئے سفرِ شرعی (۴۸ میل) بغیر محرم کے جائز نہیں اور شوہر کا بھانجا محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ حج پر جانا مذکورہ خاتون کو جائز نہیں۔

نابالغ بچوں کا بڑوں کی صف میں کھڑے ہونا

س:...... دیکھا جاتا ہے کہ مساجد میں سات آٹھ سال کا بچہ بڑوں کی صف میں کھڑا ہوتا ہے تو بڑے حضرات ان کو ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے ہیں اور اس معاملہ میں بچوں کے ساتھ بہت ہی سختی سے پیش آتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ بچہ اگر بڑوں کے ساتھ صف میں شامل ہو جائے تو کیا نماز مکروہ یا فاسد ہو جائے گی؟

ج:...... بہتر یہ ہے کہ اگر ایک سے زیادہ بچے ہوں تو اُن کی الگ صف بنائی جائے، لیکن اگر کوئی بچہ بڑوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، اس سے اُن کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ بچوں کو پیار سے سمجھا کر پیچھے صف بنانے کی ترغیب دینی چاہئے، اس طرح نا شائستہ سختی سے پیش آنے پر بچے مسجد آنا اور نماز پڑھنا ہی چھوڑ دیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

جلد:۳۵ ۱۶ تا ۲۲ رشعبان المعظم ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ رمئی ۲۰۱۶ء شمارہ:۲۰

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

گمراہوں کا راستہ روکئے!	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
ختم بخاری شریف کا روح پرور اجتماع	۶	اجمل خٹک کثر
جناب سید وکیل احمد شاہ کی رحلت	۸	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
فتنہ پرور تحریکیں اور دینی دعوت کا طریقہ کار (۴)	۹	مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مبلغین کا سہ ماہی اجلاس	۱۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
موبائل فون کی نعمت کا صحیح استعمال کیجئے (۴)	۱۳	مفتی محمد الیاس یمن
سالانہ ختم نبوت اجتماع بصوابی	۱۶	رپورٹ: فیضان الحق شاہ
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۱۷	ادارہ
ماہ رمضان اور حرمین شریفین کی حاضری	۲۱	منیر حسین
تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھٹو ور	۲۳	رپورٹ: عبدالمعبود حقانی
موبائل فون کے ذریعہ تصویر لینا حرام اور......	۲۴	بیان مولانا محمد سعد کاندھلوی

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT. A/c# 0010010964680019
(امریکن بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(امریکن بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

محمد اعجاز مصطفی

شعبدہ بازوں اور گمراہوں کا راستہ روکیے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قرب قیامت اس طرح فتنوں کا ظہور ہوگا جیسے تسبیح کا دھاگا ٹوٹ جائے اور تیزی سے اس کے دانے گرتے ہیں، اسی طرح فتنے آئیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ان فتنوں کی وجہ سے اگر ایک آدمی صبح مسلمان ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا اور شام کو ایک آدمی مسلمان ہوگا تو صبح کو کافر ہو چکا ہوگا۔ آج لگتا ہے کہ وہ زمانہ آچکا ہے، اسی لئے تو آئے دن فتنہ پرور نمودار ہو رہے ہیں۔

اسی طرح کا ایک فتنہ پرور کراچی میں اپنا فتنہ پھیلا رہا ہے، اس کے متعلق ایک صاحب نے استفتا کیا ہے، جس کا جواب مفتی محمد عبداللہ صاحب نے لکھا ہے اور اس کی تصدیق وتصویب کئی مفتیان کرام نے کی ہے۔ عام مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کی غرض سے سوال جواب کی تلخیص بطور اداریہ نقل کی جاتی ہے۔ چنانچہ سائل لکھتا ہے:

حضرت مفتی صاحب! گزارش عرض ہے کہ ہمارے ایک دوست ہیں، پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں، داڑھی بھی رکھی ہوئی ہے اور خود کو علماء حق کے متعلقین میں شمار کرتے ہیں۔ یہ واقعات ان کے بیٹے، بیٹی، بیوی حالت کشف میں دیکھتے ہیں جو کہ وہ صاحب مسجد میں اور مختلف محفلوں میں لوگوں کو متوجہ فرما کر بیان کرتے ہیں:

۱:... انہوں نے ایک محفل میں کہا کہ ہم نے ایک بنگلہ کرائے پر لیا ہے، اس بنگلے میں ہمارے بیٹے کا بیڈ روم دیکھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع خلفائے راشدین اور میرے داماد (مرحوم) کے ساتھ تشریف لائے تھے۔

۲:... میرے بیٹے کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم چالیس ہزار اولیاء کرام کے ساتھ تشریف لائے تھے اور میرے بیٹے کے ماتھے کا بوسہ لیا تھا۔

۳:... مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کی موت بہت بری ہوتی ہے۔ اس سال حج پر جو افراد شہید ہوئے، ان کے بارے میں بھی وہ صاحب کہتے ہیں کہ: ''یہ سب شیطان اور جنات تھے۔'' اس نے کہا کہ ان کے بیٹے اور بیٹی نے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ میں جا کر تقریباً ۵۰۰۰ جنات کو قتل کیا تھا، کئی ہزار شیطانوں کو قتل کیا تھا، وہ حج کرنے کے لئے گئے تھے۔

۴:... میری بیٹی صاحبہ کو حضرت جبرائیل امین خود لے کر گئے تھے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس اور ملاقات کروائی تھی۔

۵:... ان کی بیٹی صاحب کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ جب چاہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر سکتی ہیں، وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

۶:... دراصل میرے تینوں بیٹے اور بیٹی اور میرا داماد (مرحوم) روحانی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں اور روحانی دنیا میں ان لوگوں کو اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

معلوم یہ کرنا ہے کہ اس شخص کے متعلق اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ ۲:... ایسے شخص کی مجلس میں شرکت کرنا کیسا ہے؟ ۳:... اس شخص کے دوستوں، عزیزوں اور رشتہ داروں کی اخلاقی اور شرعی ذمہ داری کیا ہے؟ ۴:... جس مسجد میں یہ شخص ذکر اور نصیحت کرے، اس مسجد کی انتظامیہ کی کیا ذمہ داری ہے؟

الجواب باسمہٖ تعالیٰ:

مذکورہ سوالات کے جوابات سے پہلے چند باتیں بطور تمہید ذکر کی جاتی ہیں جنہیں ذہن نشین کرنا ضروری ہے:

۱:... واضح رہے کہ مفتی عالم الغیب نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کے ذمہ اصل واقعہ کی تحقیق کرنا لازم ہے اور نہ ہی شرعاً وہ اس کا مکلف ہے، لہٰذا مفتی سائل کی ظاہر تحریر کو دیکھ کر جواب لکھتا ہے اور شرعاً وہ اس قدر پابند ہوتا ہے، اس سے زیادہ نہیں۔ اصل واقعہ کی حقیقت وصداقت کی ذمہ داری سائل پر عائد ہوتی ہے۔

۲:... موت چونکہ ایک اٹل حقیقت ہے اور اس سے کوئی فرد بشر مستثنیٰ نہیں ہر ایک نے اس کا ذائقہ چکھنا ہے۔

نصوص قطعیہ کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دار فانی سے تشریف لے جاچکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:''اور محمد تو ایک رسول ہے، ہو چکے اس سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تو تم پھر جاؤ گے الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا تو ہرگز نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دے گا شکر گزاروں کو۔'' اور حدیث مبارکہ میں ہے: ترجمہ:''پس جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک اللہ کی ذات زندہ ہے، موت سے پاک ہے۔'' (البدایہ والنہایہ ص:۲۴۲،ج:۵،مکتبہ البیروت)

اسی طرح قیامت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کا کہیں ثبوت نہیں، لہٰذا کسی مسلمان کا یہ نظریہ رکھنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس یا محفل، پروگرام وغیرہ میں جسمانی یا روحانی طور پر تشریف لاتے ہیں، قرآن وحدیث اور امت مسلمہ کے مسلمات کے سراسر خلاف بلکہ ضلالت و گمراہی ہے اور اس قسم کی باتیں عام مجالس میں کرنا اور اس پر یقین رکھنا اس سے بڑھ کر گمراہی ہے۔

۳:... اور جب اس قسم کا نظریہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق رکھنا درست نہیں تو صحابہ کرامؓ یا بعد کے مسلمانوں میں سے کسی کے متعلق رکھنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

۴:... قرآن وحدیث کی رو سے روئے زمین کے تمام حصوں میں سب سے مقدس مقامات اللہ تعالیٰ کے ہاں حرمین شریفین یعنی مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ ہیں، وہاں رہنا، سہنا، عبادت کرنا، زندگی گزارنا سعادت عظمیٰ ہے بلکہ وہاں کی موت بھی کسی اور جگہ کی موت سے بدرجہا بہتر افضل اور مبارک موت ہے، کیونکہ مدینہ منورہ میں وفات پانے والوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا وعدہ ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ا:... ترجمہ:''جو شخص مدینہ میں مر سکتا ہو اسے مدینہ ہی میں مرنا چاہئے کیونکہ جو شخص مدینہ میں مرے گا، اس کی میں شفاعت کروں گا۔'' (مشکوٰۃ کتاب المناسک باب حرم المدینہ ص:۲۴۰،قدیمی)

۲:... مظاہر حق میں اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے: حدیث کے پہلے جزو کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس بات پر قادر ہو کہ مدینہ منورہ میں اپنی زندگی کے آخری لمحات تک رہ سکے تو اسے چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ میں رہے تا آنکہ اس کی موت اسی مقدس شہر میں واقع ہو اور میں اس کی شفاعت کروں بایں طور کہ اگر وہ گناہگار ہوگا تو میں اسے بخشواؤں گا اور اگر نیکوکار ہوگا تو اس کے درجات بلند کراؤں گا۔ واضح رہے کہ یہاں شفاعت سے مراد وہ خاص شفاعت ہے جو صرف مدینہ میں رہنے والوں ہی کو حاصل ہوگی اور کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوگی، البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت عام ہر مسلمان کے لئے ہوگی، لہٰذا افضل یہ ہے کہ جس کی عمر زیادہ ہو جائے یا کسی ذریعے سے معلوم ہو جائے کہ اس کی موت کا وقت قریب آگیا ہے تو مدینہ منورہ میں جا کر رہے تا کہ وہاں مرنے کی وجہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت خاص کی اس سعادت عظمیٰ کا حق دار ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کیا خوب ہے: ترجمہ:''اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول کے شہر میں مجھے موت دے۔''

۳:... اہل سنت والجماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب وحی کا درجہ رکھتا ہے، انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ دنیا کے کسی بھی شخص کا خواب دوسروں کے لئے شرعاً حجت اور دلیل نہیں۔

۴:... انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ عام لوگوں کا حضرت جبرائیل سے ملاقات کرنا، ملنا جلنا یا حضرت جبرائیل کے توسط سے کسی نبی سے ملاقات کرنا یا کروانا اس قسم کے بے بنیاد دعوؤں کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں، عوام کو دھوکا دینے کے لئے مجالس میں اس طرح کی من گھڑت باتیں کرنا گمراہی اور ضلالت ہے۔

۵:... انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کے کشف وکرامت اور الہام وغیرہ بھی شرعاً حجت نہیں بن سکتے، کیونکہ عام لوگوں کے کشف وکرامات میں غلطی کا امکان بھی ہو سکتا ہے۔

(باقی صفحہ۲۳پر)

ختم بخاری شریف کا روح پرور اجتماع!

اجمل خٹک کشر

یہ امر قابل افسوس ہے کہ مملکت خداداد پاکستان کے باسی جن کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے،ان میں ایک بڑی تعداد یا تو صرف دنیا کی ہوکررہ گئی ہے یا پھر ایک بڑی تعداد دنیا سے لاتعلق ہوکررہ گئی ہے،حالانکہ مجھ جیسا ایک کم علم والاشخص بھی یہ جانتا ہے کہ دین و دنیا ایک دوسرے کی ضد نہیں،اور نہ ہی جدید علم و ہنر اور قرآن و حدیث میں کوئی ٹکراؤ ہے،المیہ یہ بھی ہے کہ اگر ایک ترقی پسند بھی دین کی بات کرتا ہے تو جہاں دیگر ترقی پسند (نام نہاد) اسے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں تو وہاں دین دار کہلائے جانے والے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ گویا ہماری 'حدود' میں مداخلت بے جا کا ارتکاب کررہا ہے حالانکہ دین اور دنیا دونوں کسی کیلئے مخصوص نہیں ہیں۔راقم کو گزشتہ روز اپنے ترقی پسند دوستوں سے کچھ اسی طرح کی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا،ہمارے کالج کے دور کے پختون اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے ایک ساتھی جو،اب ڈائریکٹر ایجوکیشن انٹر بورڈ مردان ہیں،جناب محمد علی شاہ (شاہ صاحب) جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کیلئے کراچی تشریف لائے تھے،میں جب ان سے ملاقات کے لئے جامعہ گیا تو استاذ الحدیث محترم مولانا امداداللہ صاحب نے ازراہ کرم شرکت کی دعوت دی، چنانچہ دو دن بعد جب میں تقریب میں شرکت کے لئے جا رہا تھا،تو راستے میں ہمارے ایک ''لبرل'' دوست ملے،میرے بتانے پر ایک خوفناک قہقہہ لگاتے ہوئے گویا ہوئے یار خٹک،تم عجیب آدمی ہو ابھی پچھلے اتوار کو تو سیکولرازم پر تمہارا کالم چھپا تھا،تم کبھی ایک مسلک کے مدرسے میں جاتے ہو کبھی دوسرے مسلک کے،اور نماز کہیں اور پڑھتے ہو،میں نے جواب دیا یہی تو اصل سیکولرازم ہے،کہ ہر ایک کا احترام کیا جائے،بہرکیف میں جب جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں داخل ہوا تو وسیع و عریض برآمدے میں سفید لباس زیب تن کئے ہزاروں طلبہ کو خوبصورت سلیقے اور بے مثال قرینے سے بیٹھے ہوئے پایا،ایک متاثر کن منظر میرے روبرو تھا،نوجوان طلبہ کا نظم و نسق انتہائی مثالی تھا،مرکزی دروازے سے داخل ہوتے وقت ہر آنے والے کو واک تھرو سے گزرنا پڑتا تھا،حفاظتی انتظامات کو دیکھتے ہوئے میں اس سوچ میں مستغرق ہوا کہ مدرسے والے جب خود دہشت گردوں سے اتنے خائف ہیں،تو پھر نہ جانے کن وجوہ کی بنیاد پر ان مدرسوں پر بعض الزامات لگائے جاتے ہیں؟اس دوران مجھے شاہ صاحب نے دیکھ لیا، ان کے ہمراہ مفتی محمد ادریس صاحب بھی تھے،وہ منبر کے قریب علمائے کرام کی قابل تعظیم محفل میں ہمیں لے گئے،علمائے کرام کے بالکل سامنے وہ طلبہ بیٹھے تھے جن کے سامنے بخاری شریف کی کتابیں رکھی ہوئی تھیں اور جو آٹھ سال تحصیل علم کے بعد اب یہاں سے رخصت ہونے والے تھے،اس کے بعد قطار در قطار وہ طلبہ جو تحصیل علم کے لئے یہاں داخل ہیں، جامعہ کی بنیاد حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے رکھی تھی،حضرت ضلع مردان میں شیخ ملتون ٹاؤن کے قریب مہابت آباد کے رہنے والے تھے،1954ء میں حضرت نے جامعہ کی بنیاد کراچی میں جمشید روڈ نیو ٹاؤن کی جامع مسجد میں جب رکھی تو اس وقت یہ جگہ جھاڑیوں سے بھری ہوئی تھی،طلبہ مسجد میں پڑھتے اور وہیں رہتے تھے،رہائش کے لئے کوئی کمرہ نہیں تھا، آج یہاں جامعہ کی بڑی عمارت ہے،متعدد ہاسٹل ہیں،ایک ہاسٹل غیر ملکی طلبہ کے لئے مخصوص ہے، جامعہ میں 12ہزار سے زائد طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کررہے ہیں،بلاشبہ اس مقام تک مدرسے کو پہنچانے کے لئے اکابر علمائے کرام نے گراں قدر جدوجہد کی ہے۔اس موقع پر جوں ہی حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب تشریف لائے،تو تقریب کا آغاز ہوگیا،اس دوران میں جب طالب علموں کو دیکھتا،تو ان کے چہروں سے مسرت وانبساط صاف دکھائی دیتا،علمائے کرام پر نظر پڑتی تو سوچتا کہ ان کے سینے قرآن و حدیث کے علم کے خزینے ہیں،خود پر نظر پڑتی تو ایک عاصی کے پاس جو ہوتا ہے اس کے ماسوا کچھ بھی نہ دیکھ پاتا،کیا روح پرور اجتماع تھا،جب ایک بزرگ عالم دین نے سورہ رحمٰن کی تلاوت شروع کی تو پوری محفل پر قرآن عظیم کی بزرگی اور اثر انگیزی چھا گئی،ہر سو بلند ہوتی ہچکیوں کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں،آنسوؤں کی لڑیاں تھیں جو حاضرین کے لب ورخسار کو چوم رہی تھیں،نا قابل بیان کیفیت کا عالم تھا،تلاوت کے اختتام کے کئی ساعتوں بعد بھی

اجتماع پر سکوت طاری تھا اور اس سکوت میں اطمینان و قرار، قلب و نظر کو ٹھنڈک بہم پہنچا رہے تھے۔

اب ہزاروں کا یہ اجتماع ہمہ تن گوش تھا، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر بخاری شریف کا آخری درس دینے والے تھے، یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جس کے انتظار میں یہاں کے طالب علم صبح و شام ایک کیے رہتے ہیں، آج یہ طالب علم اس بخاری شریف کے ختم کی سعادت و اعزاز حاصل کر رہے تھے جسے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" تسلیم کیا گیا ہے جسے محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے 16 برس کی سعی بے مثال اور جستجوئے باکمال کی بدولت تصنیف کیا اور جس کے متعلق امام بخاری کا کہنا ہے کہ میں نے اس جامع صحیح میں کوئی حدیث داخل نہیں کی جب تک غسل نہیں کیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں، یہ کتاب جامع مسجد حرم میں تصنیف (شروع) کی اور کوئی حدیث اس میں شریک نہیں کی جب تک خداوند کریم سے استخارہ نہیں کیا۔

بخاری شریف میں 7275 احادیث ہیں، بعض کتب میں کم یا زائد ہیں، امام بخاریؒ کا کہنا ہے کہ میں نے اس کتاب کو 6 لاکھ حدیثوں سے چھانٹا ہے، آپ کا کہنا تھا کہ مجھے ایک لاکھ صحیح حدیثیں یاد ہیں اور دو لاکھ غیر صحیح بھی یاد ہیں، ایک روایت میں ہے کہ امام بخاری نے فرمایا کہ میں دس ہزار حدیثیں صرف نماز کے بارے میں روایت کر سکتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ امام بخاریؒ کی ایک لاکھ صحیح احادیث میں سے بھی صرف 7275 احادیث صحیح بخاری میں لائے، اتنی احتیاط و باریک بینی اور اخلاص کے بعد ہی اس کتاب کو قرآن عظیم کے بعد صحیح کتاب کا درجہ نصیب ہوا، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب نے جب درس کا آغاز کیا اور بخاری شریف کے فیوض و برکات اور رہنما کردار کا تذکرہ شروع کیا تو دل میں بے اختیار یہ خیال مچلنے لگا کہ بلاشبہ امام بخاریؒ مولائے دوجہاں کا انتخاب تھے، کروڑوں سلام ہوں ان پر...... انہوں نے احادیث کے ذریعے ریب و تشکیک سے پاک واضح راستہ بتایا، پھر نہ جانے کیوں ہم ٹکڑے ٹکڑے اور مختلف جماعتوں و پرچموں کے علمبردار بن کر بیٹھ گئے، جب حضرت ڈاکٹر صاحب نے بخاری شریف سے یہ حدیث پڑھی کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھو، تو راقم کو قدرے اطمینان ہوا کہ کم از کم یہ ناچیز نماز تو اسی طرح پڑھتا ہے، جس طرح بخاری شریف کی احادیث میں ذکر ہے۔

آج اس اجتماع کو گزرے پانچ یوم ہو چکے ہیں لیکن میں تا حال اس اجتماع کے زیر اثر ہوں۔ بخاری شریف کے دیباچے میں لکھا ہے کہ "امام بخاری مستجاب الدعوات تھے، انہوں نے اپنی کتاب کے قاری کے لئے بھی دعا کی ہے، آیئے ہم خود کو اس دعا کا مستحق بنالیں اور بخاری شریف کی احادیث پر عمل کرکے اپنے اعمال کا کھاتہ درست کرلیں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی، یکم مئی ۲۰۱۶ء)

سیدوکیل احمد شاہؒ کی رحلت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر سید کفیل شاہ بخاری کے والد گرامی، امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند نسبتی سید وکیل احمد شاہ ۱۶/اپریل ۲۰۱۶ء بعد نماز ظہر ملتان میں انتقال فرماگئے۔ مرحوم کی عمر ۹۶ سال تھی۔ مرحوم کو ۱۹۵۲ء میں شاہ جی کا شرف دامادی نصیب ہوا۔ بقول سید کفیل شاہ بخاری والد محترم بار بار یہ بتلایا کرتے تھے کہ ان کے گھر میں تنگدستی تھی۔ انہوں نے ایم اے کے لئے پنجاب یونیورسٹی میں داخلہ لیا تو فیس کی رقم نہیں تھی۔ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے انہیں تین سو روپے قرض حسنہ دیئے، جو انہوں نے ملازمت میں آنے کے بعد واپس کئے۔ مرحوم نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کو قریب سے دیکھا نیز قیادت کو بھی بہت قریب سے دیکھنے کی سعادت ملی۔ بعدازاں فراغت کے بعد وہ محکمہ تعلیم میں چلے گئے اور محکمہ تعلیم سے ریٹائر ہوئے۔ چند سال قبل ان کے جواں سال، جواں ہمت، صاحب علم فرزند ارجمند سید ذوالکفل بخاریؒ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہو کر مکہ مکرمہ میں مدفون ہوئے۔ جواں سال ذوالکفل کی شہادت سے ان کی کمر ٹوٹ گئی۔ سیدہ ام کفیل صاحبہؒ بھی بیٹے کی جواں مرگ کا صدمہ دل میں لئے ہوئے جنت کو سدھاریں۔ جناب سید وکیل احمد شاہ مجلسی آدمی تھے۔ بایں ہمہ ایک شفیق باپ بھی تھے، جنہیں رہ رہ کر بیٹے کی یادیں آتی ہوں گی۔ نیز جب بیٹے کی اولاد سامنے آتی ہوگی تو یقیناً دل سے ہوک اٹھتی ہوگی، بہرحال وہ ذوالکفل شہیدؒ کی شہادت کے بعد بیمار رہنے لگ گئے، پھر وقت موعود آن پہنچا اور آپ ۱۶/اپریل ۲۰۱۶ء کو راہی ملک بقا ہوئے۔ وہ دینی طور پر بہت پختہ ذہن رکھتے تھے، وہ اعلیٰ سوسائٹی سے کبھی مرعوب نہ ہوئے، اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے باوجود انہوں نے اپنی وضع قطع نہ چھوڑی۔ تسبیح، پگڑی، ٹوپی ان کا شعار رہی ان سے سرسری چند ملاقاتیں رہیں، خیر و عافیت معلوم کرنے پر ہی مشتمل تھیں۔ بندہ ۱۹۷۶ء میں جماعت میں آیا تو وہ مرحوم کی صحت و تندرستی کا زمانہ تھا کہ وہ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں تشریف لے آتے۔ تاآنکہ ریٹائرمنٹ ہوئی تو اکثر وقت اپنے گھر دار بنی ہاشم میں گزارتے یا باہر مدرسہ میں تشریف لے آتے اور آنے جانے والے احباب سے میل ملاقات فرماتے۔ ان کی نماز جنازہ ۱۷/اپریل صبح سات بجے ابدالی مسجد مرکز تبلیغ میں ادا کی گئی، جس میں کثیر تعداد میں علماء، مشائخ عظام، حفاظ و قرآنے شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت ان کے فرزند ارجمند سید کفیل بخاری نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی، حضرت صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف، مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی، قاری محمد فاروق امام جامع مسجد ختم نبوت مرکزی دفتر، جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی اور راقم نے مجلس کی نمائندگی کی۔ نیز حضرت جالندھری مدظلہ کی قیادت میں قبر پر حاضری دی۔ بعدازاں مرحوم کے فرزند ارجمند جناب سید کفیل شاہ بخاری، مولانا سید عطاء المنان بخاری، حاجی عبداللطیف خالد چیمہ اور دیگر پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا۔ نیز مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ اگلے روز مولانا جالندھری مدظلہ اپنے رفقاء مولانا محمد وسیم اسلم اور راقم محمد اسماعیل شجاع آبادی کی رفاقت میں دار بنی ہاشم تشریف لے گئے اور ابنائے امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہم سے ملاقات کی اور تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری مدظلہ نے حضرت ناظم اعلیٰ مدظلہ سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق کی وفات پر تعزیتی اور تعریفی کلمات ارشاد فرمائے اور فرمایا کہ میں مولانا کی تعزیت کے سلسلہ میں حاضر ہوا، لیکن آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کی تعریف و توصیف فرماتے رہے کہ حضرت شیخ بچپن، لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا غرضیکہ پوری زندگی جامعہ خیرالمدارس میں قرآن و حدیث اور دیگر علوم عالیہ وآلیہ کی خدمت میں مصروف رہے۔ اللہ پاک ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

☆☆..........☆☆

فتنہ پرور تحریکیں اور دینی دعوت کا طریقہ کار

''۱۱؍اگست ۱۹۸۶ء مشرقی افریقہ کے ملک ''برونڈی'' کے دارالحکومت ''بوجمبورا'' میں علماء، مبلغین اور داعیین کے ایک اجتماع سے کیا گیا خطاب

آخری قسط

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

باطل فرقوں کے مقابلے کے لئے ذرائع اور وسائل اختیار کرنا:

وہ وسائل وذرائع جن کا وہ اپنے افکار ونظریات کے عام کرنے میں بروئے کار لاتے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱...... اسکول وکالج کے میدان میں ان کا مقابلہ کرنا، یہ کام حالات اور شہروں کے اعتبار سے مختلف ہوتا رہتا ہے، اگر کوئی ایسا ملک اور شہر ہو جس میں گورنمنٹ کی جانب سے علمی مراکز یا مسلمانوں کے لئے تعلیمی ادارے قائم نہ ہوں، وہاں اُونچے معیار کے مدارس کھولنے کی کوشش کی جائے اور ان کو اچھے طریقے سے چلانے اور ان میں پڑھانے کے لئے بہترین اساتذہ کا انتخاب کیا جائے، جو دعوت دین کی روح پر کامل قدرت رکھتے ہوں اور نئی نسل کی تربیت کو اچھی طرح جانتے ہوں، اس سلسلے میں مال دار اسلامی ملکوں سے تعاون اور مدد طلب کی جائے، اسی طرح اہل خیر مسلمانوں کو بھی اس نیک کام میں حصہ لینے کی دعوت دی جائے۔

لیکن اگر وہاں حکومت کی جانب سے اسکول اور کالج قائم ہوں، چاہے تمام شہریوں یا مسلمانوں کے لئے ہوں، وہاں نئے مدارس اور اسکول وغیرہ قائم کرنے کی ضرورت نہیں، ہاں! اس کی ضرورت ہے کہ ان میں پڑھانے والے اساتذہ اور مدرّسین سے درخواست کی جائے کہ وہ ان اسکولوں اور کالجوں کے علمی اور تربیتی معیار کو اونچا کریں، تاکہ مسلمان قوم کے بچے عیسائی مشنری، اسکولوں اور کالجوں کو چھوڑ کر ان اسکولوں اور کالجوں کا رخ کریں۔

۲...... رہا ہسپتال قائم کرنے کا سلسلہ تو اس کا معاملہ بھی مختلف شہروں کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں صرف عیسائی مشنری ہسپتال کا کام کرتے ہوں، عام ہسپتال یا خاص مسلمانوں کے لئے کوئی ہسپتال موجود نہ ہو تو وہاں اسلامی حکومتوں اور مختلف اسلامی تنظیموں کے تعاون سے ہسپتال قائم کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے اور ان میں دین دار اور بااخلاق ڈاکٹروں کا انتخاب کیا جائے اور اس میں معمولی فیس پر علاج کیا جائے بلکہ فقراء، مساکین اور محتاج لوگوں کا علاج بالکل مفت کیا جائے، اور ہسپتال کے دروازے غیرمسلموں کے لئے بھی ہر وقت کھلے رہنے چاہئیں، لیکن اگر عام ہسپتال یا خاص مسلمانوں کے لئے ہسپتال موجود ہوں تو پھر نئے ہسپتالوں کے قیام کی کوشش کی بجائے ہمیں اپنی توجہ ان ہسپتالوں میں کام کرنے والے ڈاکٹروں اور عملے کی طرف مرکوز کرنی چاہئے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے بجا لاسکیں اور خدمت و اخلاص کا پہلو ان کے دامن سے نہ چھوٹنے پائے، اسی طرح ان ڈاکٹروں کو جو اسپیشل ڈسپنسریوں میں کام کرتے ہیں، یہ ہدایت کی جائے کہ وہ علاج معالجہ کو بہت سستا کریں اور فیسوں میں کمی کریں تاکہ بیمار لوگ ان ہی کے ہسپتالوں میں علاج کرانے آئیں اور عیسائی ہسپتالوں کا رُخ نہ کریں۔

شہروں سے دور علاقوں میں علاج کی ایک صورت اور بھی ہے، وہ یہ کہ ان علاقوں میں وقتی طور پر علاج معالجہ کے لئے عارضی کیمپ لگائے جائیں، جس میں مسلمان ڈاکٹر فی سبیل اللہ علاج معالجہ کریں، اور اہل خیر اس کے مصارف برداشت کریں اور وہاں متعدد ایام ٹھہر کر مریضوں کا مفت علاج کرتے رہیں، اسی طرح کے مختلف کیمپ پاکستان میں بھی کام کررہے ہیں، چنانچہ بحمد اللہ جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ نے بھی بعض شہروں کی طرف اطباء کے قافلوں کو بھیجنے کا اہتمام شروع کیا ہے، یہ ایک ایسا کام ہے جس کے کرنے والے شکریہ اور تعریف کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسلمانوں کو عیسائیوں کے مذموم مقاصد پر تنبیہ کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ ان عیسائی ہسپتالوں میں داخل ہونا اپنی عزت، جان ومال کو خطرے میں ڈالنا ہے، چنانچہ ایک عیسائی پادری نے عیسائی نوجوانوں کو مخاطب کرکے کہا تھا:

"ڈاکٹری کا فن پڑھو اور سیکھو اس کے ذریعہ تم مسلمانوں کی عزتوں کی پردہ دری اور ان کے اموال کو غصب کر سکو گے۔"

پھر مصیبت یہ کہ درست دوائی دینے میں ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، میں نے خود اپنے شہر میں آنکھوں کے ایک ایسے مرہم کا مشاہدہ کیا جو عیسائی ہسپتال سے حاصل کیا گیا تھا، اس کی مدت استعمال چار سال پرانی تھی اور وہ ایکسپائر ہو چکی تھی، مگر وہ ایک مسلمان کو مرعوب کرنے کے لئے استعمال کرائی جا رہی تھی، یہاں کچھ اور خرابیاں بھی ہیں جن کا عیسائی اپنے ہسپتالوں میں مختلف طور طریقوں سے ارتکاب کرتے رہتے ہیں، یہاں ان کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح غذائی امداد اور خوراک وغیرہ تقسیم کرنے جیسے نیک کام کے سلسلے میں اسلامی حکومتوں، انجمنوں اور مسلمان اہل خیر کو آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے لیکن یہ بات ملحوظ ذہنی چاہئے کہ اپنی مذکورہ امداد عیسائیوں کے ہاتھوں نہ تقسیم کی جائے، بلکہ اسلامی تنظیمیں اور ان ممالک کے نمائندے خود لے کر مستحقین میں جا کر تقسیم کریں، تاکہ عیسائی اس امداد کو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لئے ذریعہ کے طور پر استعمال نہ کریں۔

۴......رہا بچوں کو چھین لینا اور انہیں اپنی تحویل میں لینا، یہ ایک غیر شرعی عمل ہے جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا، اسلام نے چھوٹوں پر رحمت و شفقت کا درس دیا ہے، اس لئے ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم ان بچوں کو مدارس اور یتیم خانوں میں پہنچانے کا بندوبست کریں اور ان کی اعلیٰ وعمدہ تربیت کریں اور ہم ان مذموم مقاصد اور برے اعمال، جن کا یہ گمراہ فرقہ ارتکاب کرتا ہے، لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کریں اور انہیں اس سے آگاہ کریں تاکہ وہ ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہ سکیں۔

۵......اسی طرح فلاح و بہبود کے کام کرنے والی انجمنوں اور تنظیموں کے مقابلے میں مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ بھی مسلمانوں کے لئے ایسی انجمنیں اور تنظیمیں بنائیں جو صحیح اور اچھے مقاصد کے حصول پر مبنی کام کریں، تاکہ مسلمان نوجوان ان یہودی اور عیسائی تنظیموں کا رخ کرنے کی بجائے مسلم تنظیموں ہی میں اپنی خدمات سرانجام دے سکیں، مسلمانوں کے سامنے ان دینی اور اسلامی تنظیموں اور انجمنوں کے اغراض و مقاصد بیان کر کے انہیں ایسے ہی متعارف کرانا ضروری ہے، جیسے صیہونی طاقتیں بہت ہمدرد اور مخلص ہونے کے نام سے پورے عالم میں متعارف ہیں۔

۶......اجنبی ممالک میں طالب علموں کے ہاسٹل بنانے کے سلسلے میں سب سے پہلے مالدار اور خوش حال اسلامی ممالک کو اپنے شہروں میں اسلامی یونیورسٹیاں قائم کرنی چاہئیں تاکہ طالب علم باہر جانے کی مشقت سے بچ جائیں اور اگر باہر جانا کسی وجہ سے لازمی بھی ہو جائے تو ان سرمایہ دار ممالک کو وہاں ان ممالک میں مصلح اور دین دار آدمیوں کی نگرانی میں مسلم طالب علموں کے لئے الگ ہاسٹل قائم کرنے چاہئیں۔

> داعی اور مبلغین حضرات کے ذمہ نہ صرف اسلام پر کئے گئے اعتراضات وشبہات کا جواب دینا ضروری ہے بلکہ ان کے لئے دعوت کا کام شروع کرنا اور عیسائیوں کو دعوت دینا بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ کی توحید جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان نقطہ اتحاد ہے، انہیں اس پر لایا جائے اور یہ کہ ان کے ساتھ اچھے اور نرم اخلاق کے ساتھ بحث و مناظرہ کریں

۷......رہا یتیم اور لاوارث بچوں کا مرحلہ تو یہ کام الحمدللہ اکثر اسلامی ممالک میں مسلمان سرانجام دے رہے ہیں، سب سے زیادہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ ان یتیموں کی تعلیم و تربیت کا اعلیٰ انتظام کیا جائے۔

باہمی تعاون اور قبائلی سرداروں سے ملاقات:

میرے محترم تبلیغی ساتھیو! اس کے ساتھ یہ بات بھی ہم پر لازم اور واجب ہے کہ ہم عام طور پر صاحب حیثیت لوگوں میں ان فقراء مہاجرین اور مجبور لوگوں کے ساتھ باہمی امداد و تعاون کا اسلامی شعور و احساس اور بیداری پیدا کریں، اور ہمارے لئے اس میدان میں انصار کی سیرت اور کردار ایک بہترین اسوہ اور نمونہ ہے۔

اسی طرح ان پڑھ اور جاہل قبائل کے سرداروں سے ملاقات اور میل جول رکھنا بھی انتہائی ضروری ہے اور انہیں حق بتانا اور اچھائی کی طرف رہنمائی کرنا اور بہکانے والے گمراہ فرقوں کا، جو مسلمانوں کے خلاف سازش کر رہے ہیں، راز فاش کرنا بھی لازمی امر ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں کمزور، ضعیف اور غمگین معاشرے میں کمتر سمجھے جانے والوں کے لئے محبت و الفت کا پیدا کرنا اور انہیں یہ درس دینا کہ سارے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور مٹی سے بنائے گئے ہیں، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، صرف تقویٰ ہی مدار فضیلت ہے۔

باہمی اتحاد:

اس میدان میں مقابلہ صرف اور صرف اتحاد و یکجہتی اور عملی مساوات ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے، پس سارے مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے حقوق میں بالکل برابر ہیں اور ایک مسلمان دوسرے کا بھائی ہے، فقیر امیر کے پہلو اور محکوم حاکم کے پہلو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے کسی جنس، رنگ اور زبان کا کوئی

فرق اور امتیاز نہیں ہوتا۔

اسلام اور مسلمان قوم کے بارے میں بُری سوچ رکھنے کا مقابلہ کرنے کے بجائے داعی حضرات کو ان کی تمام حرکات وسکنات اور ہر قسم کی سازش سے آگاہ ہونا انتہائی ضروری ہے، ہر جگہ ان کی نگرانی کی جائے تاکہ خوب معرفت حاصل ہو اور ان کے مکرو فریب کے چنگل سے آزاد رہنا آسان ہو۔

ان کی سازشوں کو مسلمان سوسائٹی کے سامنے واضح کرنا بھی داعی کا اوّلین فریضہ ہے اور ان کافروں کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پھیلائے ہوئے فتنوں کا جواب دینا بھی اس فریضہ میں داخل ہے۔

اپنوں اور غیروں کو دعوت دینا:

داعی اور مبلغین حضرات کے ذمہ نہ صرف اسلام پر کیے گئے اعتراضات وشبہات کا جواب دینا ضروری ہے بلکہ ان کے لئے دعوت کا کام شروع کرنا اور عیسائیوں کو دعوت دینا بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ کی توحید جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان نقطہ اتحاد ہے، انہیں اس پر لایا جائے اور یہ کہ ان کے ساتھ اچھے اور نرم اخلاق کے ساتھ بحث ومناظرہ کریں اور ہر میدان میں واضح اور کامل دلائل کے ساتھ ان کا جواب دیں، ان کے سامنے اسلام کی خصوصیات کا ذکر کرکے ان کے ساتھ اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کریں۔

باہمی اختلافات سے بچنا:

میرے محترم داعی بھائیو! آخر میں، میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو ظاہراً و باطناً اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی وصیت ونصیحت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ہمارے اعمال وافعال کے لئے اپنی نگرانی وحفاظت کو متوجہ فرمائیں اور یہ کہ ہماری کوششیں اور محنتیں خالص اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہوں اور ہم اپنی صفوں کو متحد بنا کر ایسے یک جسم و جان بن جائیں جیسی ایک عمارت ہوا کرتی ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کا سہارا ہوا کرتا ہے اور یہ کہ ہم علماء، ائمہ مساجد، اسلامی شخصیات، دوسرے مبلغین حضرات اور بہبود وفلاح کے لئے قائم مسلم تنظیموں کے ساتھ گہرے روابط اور تعلقات کا مضبوط بندھن قائم کریں اور مبادی واُصول میں متفق ومتحد ہوکر فروع اور اجتہادی مسائل کے اختلاف میں سماحت اور وسعت نظر کو مدنظر رکھیں، اسی طرح اختلاف اور افتراق کے بھوت سے ہمیں بچنا چاہئے اور اسلامی خدمت اور دفاع میں اس وحدت اور یکجہتی کو بروئے کار لانا چاہئے۔

> یقیناً فقہی فروع اور اجتہادی مسائل میں اختلاف اور فرق سلف صالحین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے دور میں بھی تھا، لیکن ان لوگوں نے اس اختلاف کو جنگ وجدال اور نزاع کا سبب ہرگز نہیں بننے دیا بلکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کرتے تھے

باہمی مشورہ کا اہتمام:

ہمارے تمام امور مشورے سے طے ہوں، ہم مل بیٹھ کر کام کرنے کے سلسلے میں باہم مشورہ اور سوچ بچار کریں، اسی میں ان شاء اللہ خیر و بھلائی ہوگی، اس لئے کہ ایک مصلح اور فکر ونظر رکھنے والی جماعت کی بات کسی شخصی رائے سے کئی گنا زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔

فقہی اختلاف کو جنگ کا ذریعہ نہ بنایا جائے:

سامعین محترم! ہمارا اس طرح مل جل کر اتحاد و یکجہتی سے کام کرنا ضرور اسلامی سوسائٹی کے اتحاد و اتفاق پر اثر انداز ہوگا، اس لئے اکثر مسلمان اپنے علماء کو دیکھ کر ان ہی کی اقتداء کرتے ہیں تو اس طرح ہم ان مسلمانوں کو یہ کہنے کے قابل ہوسکیں گے کہ تم سب اصول اور مبادی دین میں متحد ومتفق ہوکر فروعی اختلاف کو افتراق اور جنگ وجدال کا سبب ہرگز نہ بناؤ اور آپ انہیں اصول ومبادی اور فروع کے مابین اختلاف اور فرق بھی سکھائیں اور سمجھائیں۔

یقیناً فقہی فروع اور اجتہادی مسائل میں اختلاف اور فرق سلف صالحین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے دور میں بھی تھا، لیکن ان لوگوں نے اس اختلاف کو جنگ وجدال اور نزاع کا سبب ہرگز نہیں بننے دیا بلکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کرتے تھے اور اسلام کی خدمت اور اس کی حفاظت میں ہمیشہ وہ ایک بنے رہتے تھے، ہمیں چاہئے کہ ان کے نقش قدم پر چلیں اور انہیں کی طرح متحد ومتفق ہوجائیں اور ان کی طرح عمل کریں، جو انہوں نے اسلام کی خدمت اور ان باطل فرقوں کی سرکوبی کے لئے سرانجام دیا تھا، اللہ پر کامل ایمان اور اس کے حضور سے ثواب کی اُمید باندھ کر ”واللہ لایضیع اجر العملین ۔“ (اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں کوشش کرنے والوں کے ثواب اور اجر کو ضائع نہیں کرتا) کے مصداق بن کر آگے بڑھیں۔

اے لشکر اسلام! علم وتقویٰ کو اپنا اسلحہ بنا کر پورے عالم میں پھیل جاؤ، اللہ تمہارا حامی و مددگار ہے۔

”وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ“ (الحج:۴۰)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرے، بے شک اللہ تعالیٰ طاقت ور اور زبردست ہے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ہر تین ماہ کے بعد مجلس کے مرکزی مبلغین کا اجلاس مرکز میں منعقد ہوتا ہے، جس میں شعبہ تبلیغ سے منسلک تمام علماء کرام شرکت فرماتے ہیں۔ اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی کی کارکردگی کا جائزہ اور آنے والی سہ ماہی کے پروگرام تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ مرکزی مبلغین کا اجلاس مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، ناظم مالیات مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص، مولانا مختار احمد تھرپارکر، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا محمد امجد سرگودھا، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا صابر شاہ صوابی، مولانا عابد کمال پشاور، مولانا قاضی عبدالخالق مظفر گڑھ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد قاسم سیوطی منڈی بہاؤالدین، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا عبدالرزاق قصور، مولانا محمد یونس کوئٹہ اور دیگر کئی ایک حضرات نے شرکت فرمائی۔

اجلاس میں گزشتہ کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور ممبر سازی کی رفتار کو خوش آئندہ قرار دیتے ہوئے تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ عیدالفطر سے پہلے پہلے تمام علاقوں میں جماعتوں کی تشکیل اور مجلس عمومی کے لئے اراکین کا انتخاب مکمل کیا جائے۔ رفقاء نے رپورٹ پیش کی کہ مجلس کی اپیل پر اور مبلغین کی مساعی جمیلہ سے درج ذیل مقامات پر چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھا گیا۔ بعض مقامات پر تو نوٹیفکیشن بھی ہو چکے ہیں اور بعض مقامات پر سرکاری اصول وضوابط سے کے طریقہ کار سے گزارا جا رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

بہاولنگر: جنرل بس اسٹینڈ چوک، قصور: کچہری چوک، لاہور: سبزہ زار اسکیم میں لیاقت چوک کے قریب، مردان: پاکستان چوک، چارسدہ: شبقدر چوک، نوشہرہ: شیخ کمی پل کے قریب۔

بنوں کی تفصیلات پہلے شائع ہو چکی ہیں۔

سرائے نورنگ: مین چوک، اور لکی روڈ کا نام ختم نبوت روڈ، ہری پور ہزارہ: شیرانوالہ گیٹ کے قریب، قائد آباد: نور پور تھل موڑ، کہروڑ پکا: سنہری مسجد والا چوک، علی پور: تقسیم والا چوک، لیہ: ٹیلی انڈس چوک۔

اجلاس میں ختم نبوت کورس چناب نگر میں پہلا ہفتہ مولانا راشد مدنی پڑھائیں گے، دوسرا ہفتہ محمد اسماعیل شجاع آبادی، آخری ہفتہ مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا قاضی احسان احمد، انتظامات کے سلسلہ میں مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان ۱۴ شعبان المعظم تک۔ مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا عبدالرشید غازی آخری تین روز: مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا غلام مصطفیٰ۔ پورا دورانیہ: اختتامی تقریب ۲۶ شعبان المعظم جمعہ کے روز قبل از جمعہ ہوگی۔ نائب امیر مرکزیہ حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ خصوصی شرکت فرمائیں گے۔ احتساب قادیانیت ساتھ جلدیں مکمل ہونے کے بعد محاسبہ قادیانیت کا آغاز ہو چکا ہے۔ مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ احتساب قادیانیت کے خریداروں سے رابطہ فرما کر محاسبہ بھی ان تک پہنچائیں۔

مرحومین کے لئے ایصال ثواب: شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق، حضرت مولانا عبیداللہ المفتی اشرفی لاہور، قاری محمد انور شہدادپور، میاں رشید احمد کنری، پروفیسر عطاء اللہ اعوان، مولانا اللہ بخش انور بہاولپور، والدہ محترمہ قاری محمد عبداللہ منیر کوئٹہ، والدہ محترمہ منظور احمد ایڈووکیٹ کراچی، جناب محمد شفیع ہاشمی، حافظ محمد صدیق رحیم یار خان، محمد طاہر انجم فیصل آباد، قاری عبدالحمید چھیانوالہ قصور، حافظ علی محمد صدیقی، محمد طارق برادر عزیز الرحمن رحمانی، حافظ فیاض احمد کوٹ سلطان لیہ، مولانا غلام رسول ٹوبہ ٹیک سنگھ، شیخ محمد مجاہد، قاری عبدالرحمن بہاولپور، حاجی عبدالرشید منڈی بہاؤالدین، محمد اسلام برادر مولانا محمد قاسم رحمانی، والدہ محترمہ منور احمد حیدرآباد، والدہ محترمہ مولانا ندیم عباسی شہر سلطان سمیت پچھلی سہ ماہی میں وفات پاجانے والے سانحہ گلشن پارک لاہور میں شہید ہونے والے اور دیگر دہشت گردی کے نذر ہونے والے شہداؑ کی مغفرت اور رفع درجات، نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

بیرونی ملک مختلف زبانوں میں لٹریچر تیار کرنے اور طباعت کی ڈیوٹی اور دیگر مراحل مولانا قاضی احسان احمد کے سپرد کئے گئے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم کی قیادت میں مولانا راشد مدنی مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل ایک وفد نے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم سے ملاقات کی اور مجلس کے مبلغین کے اجلاس میں ہونے والے فیصلوں سے آگاہ کیا۔ حضرت نے فیصلوں پر تحسین فرماتے ہوئے عملی جامہ پہنانے کی دعا فرمائی۔ مجلس کے مبلغین نے ملتان شہر کی مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ ☆☆

موبائل فون کی نعمت کا صحیح استعمال کیجئے!

قسط:۲

مفتی محمد الیاس بن مولانا محمد زکریا میمن

موبائل فون پر کرکٹ میچ دیکھنا:

موبائل فون وغیرہ کے ذریعہ کرکٹ میچ دیکھنا عام ہوتا جارہا ہے، حالانکہ یہ میچ دیکھنا یا میچ کے اندر رنز معلوم کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ اکثر اس میں گناہ بھی شامل ہوجاتا ہے، کیونکہ میچ کے درمیان فحش تصاویر اور اشتہارات بھی دکھائے جاتے ہیں، جن سے نظر بچانا نہایت مشکل ہے، لہٰذا اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لایعنی اور فضول کاموں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ (فتاویٰ رحیمیہ، ج:۱۰، ص:۳۲۶)

اس کے علاوہ اس میں بیلنس کی کٹوتی بھی ہوتی ہے، حالانکہ ان فضولیات میں نہ پیسہ دینا جائز ہے نہ لینا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تبذیر (یعنی گناہ اور فضول کاموں) میں پیسہ لگانے والے کو شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ (سورۂ اسراء، ۲۷) اور معلوم ہونا چاہئے کہ شیطان کا انجام جہنم کی آگ ہے، لہٰذا اس کے بھائی کا انجام بھی یہی ہوگا۔ علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ گناہ میں مال خرچ کرنے والا جہنم میں شیطان کے ساتھ رہے گا۔

(الجامع لاحکام القرآن، ج:۵، ص:۳۲۸)

اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو ان فضولیات سے بچنے اور سفر آخرت کی تیاری کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)۔

موبائل فون کی گھنٹی کی جگہ اذان یا قرآنی آیات وغیرہ لگانا:

چونکہ رنگ ٹونز کا مقصد اس بات کی اطلاع دینا ہے کہ کوئی شخص آپ سے بات کرنے کا متمنی ہے گویا دروازے پر دستک دینے کے حکم میں ہے۔ اس اطلاعی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قرآن پاک کی آیات یا اذان کی آواز کو استعمال کرنا بے محل ہے۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ تاجر اپنے سامان کو دکھانے کے وقت یا سامان نکالنے کے لئے درود شریف پڑھے یا چوکیدار سونے والے کو جگانے کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھے، یہ درست نہیں۔ (شامی، ج:۵، ص:۳۸۱) اور پھر ان کلمات کا استعمال اس موقع پر کرنا ان کلمات کی توہین بھی ہے۔

اسی بناء پر حضرات فقہاء کرام نے اس طرح کے مقاصد میں ذکر کے کلمات کا استعمال ناجائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا موبائل کی رنگ ٹونز میں اذان، آیات قرآنی اور نعت وغیرہ لگانا (فٹ کرنا) درست نہیں۔ اس کے علاوہ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی استنجا خانے میں موبائل لے کر جاتا ہے اور وہیں فون (Call) آنے پر قرآن کی آیت کی آواز آنی شروع ہوجاتی ہے۔ اس سے بھی توہین ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر اذان یا آیت شروع ہوئی اور درمیان میں موبائل اٹھالیا گیا تو درمیان سے سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے جو بے ادبی ہے۔ آیت ختم ہونے تک انتظار نہیں کیا جاتا اور اگر مس کال (Miss Call) کی جائے تو بھی آیت درمیان سے کٹ جاتی ہے، اس سے بہرحال بچنا ضروری ہے، موبائل میں صرف سادی گھنٹی کی آواز ہی لگانی چاہئے۔

قاضی خانؒ نے لکھا ہے کہ حمام اور بیت الخلا میں قرآن کی تلاوت کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ (عالمگیری، ج:۵، ص:۳۱۶) قاضی خانؒ لکھتے ہیں: دکاندار اپنا سامان کھولتے وقت صلی علیٰ محمد کہے تو گناہگار ہوگا۔ (الاشباہ والنظائر، ص:۵۳) غرض اس طرح کی حرکات سے اپنے کو بچا کر غیر مسلموں کی سازشوں کو ناکام بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ناجائز پیغام بھیجنا، ایس ایم ایس میسج کرنا:

نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بہت تیزی سے ایسے بیہودہ میسج کو عام کررہے ہیں کہ صحیح مسلمان ان کو دیکھ کر شرم کی وجہ سے اپنا سر پیٹ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ جھوٹ، عریانی، فحاشی اور بے راہ روی میں بھی بے انتہا اضافہ ہورہا ہے۔ موبائل فون کے میسج سسٹم نے محبت ناموں اور عشقیہ خطوط کے نظام کو سستا کردیا ہے، اب ہر لڑکے اور لڑکی کا اپنا موبائل فون ہے، جسے مہینوں میں بھی ان کے باپ یا بھائی چیک نہیں کرتے اور اسکولوں اور کوچنگ سینٹرز میں پڑھنے والی لڑکیاں اپنے دوست واحباب اور عشاق کے ساتھ باآسانی ہر وقت یہاں تک کہ رات گئے بھی "دل کی بات" کہہ سن سکتی ہیں، پھر اگر بیہودہ اشعار وغیرہ لکھ کر سینٹ کئے جائیں تو یہ بھی ناجائز اور مسلمان کو ایذا پہنچانے والا ہے، پھر اس میں وقت کا اور پیسہ کا ضیاع بھی ہے جو کہ حرام ہے۔ خدارا! غفلت سے نکلیں اور اپنے دین وایمان اور آخرت کو ضائع کرنے سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

موبائل کے ذریعے فضول دوستی کرنا:

موبائل کی بعض کمپنیاں (ای کے کال) کے نام سے پیغام بھیجتی رہتی ہیں، جس میں وہ اپنے گاہکوں کو مخصوص نمبرز فراہم کرتی ہیں تاکہ وہ اس نمبر پر رابطہ کرکے نئے دوست سے جان پہچان کرلیں، جس میں بھی مردوں سے جان پہچان ہوتی ہے، حالانکہ اجنبی مردوں سے بلاوجہ دوستی قائم کرنا وقت کی بربادی اور لایعنی مشغلہ اور اجنبی لڑکیوں سے موبائل فون وغیرہ کے ذریعے دوستی کرنا شرعاً حرام ہے اور بدترین گناہ ہے۔ فتاوی کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی پردہ ہے، لہٰذا بلاضرورت اجنبیہ عورت سے باتیں کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے، چاہے موبائل کے ذریعے ہو یا آمنے سامنے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔

فتاوی محمودیہ میں ہے: ”راجح یہی ہے کہ عورت کی آواز کا پردہ ہے۔“ (ج:۹،ص:۱۹۳)

لہٰذا نوجوانوں کو چاہئے کہ دل میں اس ذات کو بسائیں اور اس ذات سے دوستی کریں جو دوستی کے لائق ہے اور دل جس کی محبت کا مکان ہے، دنیا والوں کی دوستی فانی اور عارضی ہے، اس ذات کی دوستی باقی اور حقیقی ہے دنیا والوں کی دوستی مطلب کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس ذات کی دوستی سے مطلب پورے ہوتے ہیں۔ دنیا والوں کی محبت بے چینی کا سبب ہے اور مالک کی محبت میں دل کا اطمینان ہے، دنیا والوں کی ناجائز محبت قیامت کے دن ذلت اور رسوائی کا سبب ہے اور مالک کی محبت اور اس میں آنسوؤں کا بہانا عرش کے سایہ کا ذریعہ ہے۔ ایمان والوں کو چاہئے کہ مولیٰ سے دوستی کرکے اپنے دل میں محبت اور نور پیدا کرکے دنیا وآخرت کی کامیابی سے سرفراز ہوں۔ اللہ پاک تمام امت مسلمہ کو اپنا عشق نصیب فرمائیں۔ آمین، یارب العالمین۔

مختلف کمپنیوں کی طرف سے فری گفتگو یا پیغام رسانی کی صورت میں موبائل فون پر بے جا باتیں کرنا یا پیغام دینا:

پیغمبر علیہ السلام نے لایعنی اور فضول باتوں سے منع فرمایا ہے۔ آج کل ان مختلف پیکجز کو جس میں فری میسج یا باتیں کرسکتے ہیں۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں غنیمت جان کر گھنٹوں بلکہ پوری رات ضائع کردیتے ہیں۔ جس سے ناجائز تعلقات اور گندی باتوں اور گالیوں وغیرہ کبیرہ گناہ سے اپنے دل کو تاریک کرنے اور بعض مسلمان کو تکلیف پہنچا کر اپنی نیکیاں ضائع کرنے کے گناہ کے علاوہ وقت کی قیمتی دولت کو ضائع کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! وہ دن دور نہیں، جس میں احکم الحاکمین کے سامنے کھڑے ہوکر اپنی پوری زندگی بالخصوص جوانی کے ایک ایک لمحہ کا حساب دینا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس دن کی ذلت اور رسوائی سے بچائے۔ آمین، یارب العالمین۔

عورت کا فون پر نرم لہجے میں گفتگو کرنا:

شریعت نے عورتوں کو اپنے اعضاء اور آواز کے پردے کی بہت تاکید کی ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ: ”عورت چھپانے کی چیز ہے، جب وہ مکان سے باہر نکلتی ہے تو شیطان جھانکتا ہے۔“ (مشکوٰۃ،ص:۲۶۹)

ایک حدیث میں ہے کہ: ”میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ خطرناک کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔“ (ابن ماجہ،ص:۲۸۸)

جب عورت کو پردے کی اتنی تاکید کی گئی ہے تو اگر بات کرنی بھی ہو تو فون پر ایسے بات کرے جیسے کوئی ناراض ناراض آدمی بات کررہا ہوتا ہے (سخت لہجے میں گفتگو کرے) یعنی عورت فون پر کسی مرد کے ساتھ ایسے بات کرے کہ اگر اس مرد نے دو باتیں کرنی ہیں تو وہ ایک ہی بات کرکے فون بند کردے، ایسے انداز سے غیر مرد کے ساتھ بات کرنے پر عورت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ عورت خاوند سے بات کرتی ہے تو زبان میں ساری دنیا کی تلخیاں آجاتی ہیں جبکہ غیر مرد سے بات کرتی ہے تو ساری دنیا کی شیرینی آجاتی ہے، یہ حرام ہے۔

قرآن کریم میں ہے کہ:

ترجمہ: ”اے نبی کی عورتو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تمہیں خوف ہو سو تم لچکدار آواز میں بات نہ کرو پھر لالچ کرے کوئی جس کے دل میں روگ (بیماری) ہے اور کہو بات معقول۔“ (تفسیر عثمانی،ج:۳،ص:۳۵۱)

اسی وجہ سے تلبیہ اور تکبیر تشریق بھی عورت کو آہستہ آواز سے کہنے کا حکم ہے کہ عورت کا نیکی میں بھی آواز کا بلند کرنا بے حیائی ہے۔ حیا ایک آڑ ہے اس کا ختم ہوجانا اس کو گناہوں پر آمادہ کردیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء ایمان ہے، ایمان سے جنت ہے، بے حیائی ظلم وگناہ ہے اور گناہ جہنم (کا باعث) ہے۔ (ترغیب،ص:۳۹۸)

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ جب کسی کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیا دور کردیتے ہیں۔“ (ترغیب،ص:۴۰۰)

خواتین حیا کی چادر اوڑھ کر ہر بے شرمی والے کام اور بات سے اپنی حفاظت کریں تاکہ ان کا بھی ایمان سالم رہے اور مسلمانوں کا بھی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

موبائل ڈاؤن لوڈنگ:

آج کل موبائل ڈاؤن لوڈنگ (پروگرام ادھر ادھر بھیجنا) بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس میں کیمرے والے موبائل بھی ہوتے ہیں اور ”اسکرین

سیور" پر بھی خوبصورت مناظر، بھی فلمی اداکاروں کی نیم عریاں تصویریں، اسی طرح ٹون سائونڈ میں مختلف گانے اور میوزک وغیرہ ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں یاد رہے کہ موبائل میں ایسے پروگرام ڈالنا جو مفید ہوں، نیز ان میں شرعی قباحت نہ ہو تو درست ہے اور اس طرح کے عمل پر نفع اور اجرت لینا بھی جائز ہے، لیکن اکثر موبائل میں بے شمار فحش تصاویر لگانے اور فلم محفوظ کیے جاتے ہیں، ایسی صورت میں موبائل ایک کھیل اور لہو کا آلہ بن جاتا ہے، ان مقدس کلمات کی توہین ہوگی جو کہ درست نہیں ہے۔ (امداد الاحکام، ج:۴، ص:۳۸۱)

لیکن موبائل میں گانوں کی آوازوں کی، اسی طرح فحش تصاویر کی ڈاؤن لوڈنگ (محفوظ کرنا) کسی حال میں بھی جائز نہیں اور دور حاضر میں افسوسناک بات یہ ہے کہ لوگ گناہوں پر اتنے جری ہوگئے ہیں کہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھا جاتا، تصاویر اور گانا اور فلم وغیرہ کی ڈاؤن لوڈنگ کرانا اور پھر ان گناہوں کو کرنا قرآن و حدیث اور امت مسلمہ کے اجماع سے حرام ہے۔ سورۂ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: "اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو ان چیزوں کو خریدتے ہیں جو غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کا مذاق اڑائے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔" (لقمان:۶)

امام ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عکرمہؒ، حضرت سعید بن جبیرؒ، حضرت مجاہدؒ، حضرت مکحولؒ، حضرت عمر بن شعیبؒ سے اس آیت کی تفسیر میں یہی منقول ہے کہ اس سے مراد گانا بجانے کے آلات ہیں۔" (تفسیر ابن کثیر، ج:۳، ص:۴۴۲)

اور اس طرح کی ڈاؤن لوڈنگ پر اجرت لینا بھی ناجائز ہے اور اس کی آمدنی حلال نہیں، کیونکہ یہ گناہ سے حاصل ہونے والی آمدنی ہے۔ (البدایہ، ج:۳، ص:۳۰۳، شامی، ج:۹، ص:۷۵)

موبائل پر مس کال کرنا:

مس کال کرنے کے سلسلے میں تھوڑی تفصیل ہے، اگر وہ شخص جس کو مس کال کی جارہی ہے اس کے ساتھ بے تکلفی ہے یا یہ علم ہے کہ جب وہ اس کے جواب میں فون کرے گا تو اسے کوئی ناگواری نہ ہوگی تو ایسے شخص کو مس کال کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر کسی اجنبی شخص یا ایسے شخص کو مس کال کی جائے جسے خود کال کرنے میں ناگواری ہو تو یہ عمل درست نہیں۔ بالخصوص جبکہ صرف تنگ کرنے کے لئے مس کال کی جائے، کیونکہ اس میں مسلمانوں کو ایذا پہنچانا ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

ترجمہ: "کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی تکلیف سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔" (بخاری شریف، ص:۶، ج:۱)

مسافر کا مسجد کی بجلی سے موبائل فون چارج کرنا:

مجبوری کی صورت میں مسافر کے لئے مسجد کی بجلی سے موبائل فون چارج کرنا جائز ہے، البتہ چارج کرنے کے بعد کچھ رقم مسجد کے فنڈ میں جمع کردینی چاہئے کیونکہ مسجد کی بجلی سے ایک زائد ذاتی ضرورت پوری کی گئی ہے، اس لئے اس کا معاوضہ مسجد میں جمع کرنا چاہئے۔ (شامی، ج:۹، ص:۵۶۷)

(جاری ہے)

خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اقوال زریں

☆...... زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

☆...... آہستہ بولنا، نگاہ نیچی رکھنا اور میانہ چال چلنا ایمان کی نشانی ہے۔

☆...... اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

☆...... گناہ کسی نہ کسی صورت میں دل کو بے چین رکھتا ہے۔

☆...... حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔

☆...... بعض اوقات جرم کو معاف کرنا مجرم کو زیادہ خطرناک بنادیتا ہے۔

☆...... زبان درست ہوجائے تو دل بھی درست ہوجاتا ہے۔

☆...... اپنا بوجھ دوسروں پر مت ڈالو خواہ کم ہو یا زیادہ۔

☆...... تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر بھی جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

☆...... تعجب ہے اس پر جو جزا، سزا، دوزخ اور بہشت کو برحق مانتا ہے اور اس کے باوجود گناہ کرتا ہے۔

☆...... تعجب ہے اس پر جو اللہ تعالیٰ کو حق جانتا ہے اور پھر اس کے علاوہ غیروں کا ذکر کرتا ہے اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔

☆...... تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور بُری بات کا روح پر۔

☆...... مت رکھ کسی سے امید مگر اللہ سے اور مت ڈر کسی سے مگر اپنے گناہ سے۔

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

سالانہ ختم نبوت اجتماع، صوابی

رپورٹ: فیضان الحق شاہ منصوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر نگرانی ملک کے کونے کونے میں ختم نبوت اجتماعات کے انعقاد کا مقصد مسلمانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور مقصد اجاگر کرنا اور مسلم دشمن قوتوں کے ناپاک ارادوں کو سامنے لانا ہے۔ مدرسہ احیاء القرآن والسنہ، مانکی صوابی ٹی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تیسرا سالانہ عظیم الشان اجتماع بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یہ اجتماع حضرت مولانا اعزاز الحق شاہ منصوری دامت برکاتہم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں منتظمین و اراکین شوریٰ ختم نبوت صوابی مفتی غنی الرحمٰن، مولانا فضل علی شاہ، مفتی نصیر محمد حقانی، مفتی عابد وہاب، مولانا اعجاز احمد، ڈاکٹر فضل رحمانی، مولانا صابر شاہ حقانی، مولانا ارسال محمد، حاجی عبدالسلام، مولانا فیضان الحق مجددی، مولانا ضیاء الحسن، مولانا بابر نے شب و روز محنت کی۔ تشہیری مہم، دعوت ناموں کی تقسیم، اجتماع میں سیکورٹی انتظامات، مہمانوں کو مطلوبہ جگہ تک پہنچانا، کار پارکنگ میں مہمانوں کی رہنمائی، اجتماع میں ہزاروں لوگوں کے لئے ارزاں نرخوں پر خورد و نوش کا اہتمام، ختم نبوت کے پمفلٹ، جس پر تحفظ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت کے نعرے درج تھے۔ مرکزی دروازے اور دیگر دروازوں سے مہمانوں کی آمد اور سرچ کا انتظامات بھی شاندار انداز میں کیا گیا تھا۔ بلاشبہ اراکین شوریٰ نے ابتداء سے لے کر اجتماع کے اختتام پذیر ہونے تک اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائیں، اللہ کریم انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ ضلعی پولیس بھی شکریہ کی مستحق ہے کہ اپنے ضلعی سربراہ جناب جاوید اقبال (ڈی پی او) کی ذاتی دلچسپی اور ہدایات پر سرکل ڈی ایس پی کی قیادت میں دوران اجتماع چوکس اور مستعد رہی۔ اجتماع میں شرکت کے لئے دور دراز علاقوں کے لوگ دو روز پہلے ہی مدرسہ پہنچنا شروع ہوگئے، وقفے وقفے سے نعت خوانی اور ملی ترانوں سے شرکا محفل محظوظ ہوتے رہے۔ نعت خوانی میں مقامی نعت خوانوں سمیت خیبر پختونخوا اور ملک کے دوسرے حصوں کے نعت خوانوں نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔ خصوصاً نعت خوان مجلس مولانا محمد قاسم گجر کی نعت خوانی نے سامعین کو بہت متاثر کیا۔

۱۳ر مارچ ۲۰۱۶ء بروز اتوار صبح ۸ بجے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز استاذ القراءٔ قاری محمد فاضل مردان کی تلاوت سے ہوا۔ اس نشست سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طیب فاروقی اسلام آباد، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا رضوان عزیز چناب نگر، شیخ القرآن مولانا نورالہادی شاہ منصوری، مولانا پیر حزب اللہ جان چارسدہ، مولانا عبدالہادی گندف نے خطاب کیا۔

دوسری نشست بعد از نماز ظہر قاری محمد فاضل کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مقررین قاری اکرام الحق زیدہ، مولانا عطاء الحق درویش، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا خلیل احمد مخلص اور مفتی شہاب الدین پوپلزئی تھے۔ اس نشست میں موسلا دھار بارش کے باوجود ہزاروں لوگوں سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام، مشائخ عظام، طلبا اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ اجتماع میں مجلس کے قائدین بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے، جن میں مجلس نوشہرہ کے امیر قاری محمد اسلام، بونیر کے امیر مولانا سبز علی خان، چارسدہ کے ناظم نجیب الاسلام، مردان کے ناظم مولانا ندیم اور صوابی مبلغین مولانا تاج محمد اور مولانا عابد کمال شامل تھے۔ ہر دو نشستوں میں مولانا محمد قاسم گجر، حافظ ہارون الرشید وقفے وقفے سے نعت خوانی کرتے رہے۔

چناب نگر کے مہمان گرامی مولانا رضوان عزیز نے خطاب بھی کیا۔ نعت خواں حضرات میں حافظ بشیر جان ارمان اور حافظ ہارون الرشید بھی شامل تھے۔ بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب مجلس کی خصوصی نشست زیر صدارت ضلعی نائب امیر اور وفاق المدارس العربیہ ضلع صوابی کے مسؤل مفتی نصیر محمد حقانی منعقد ہوئی۔ مولانا قاضی ارشد الحسینی، شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق شاہ منصوری، مولانا سعید الحق شاہ منصوری نے اجلاس میں شرکت کی اور خطاب کیا۔

علماء کرام نے اپنے بیانات میں فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت اجتماعی دینی فریضہ اور ملی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اکابرین اور اسلاف کی طرح اس کٹھن راہ میں ثابت قدم رکھے، اکابرین کی جدوجہد اور سعی ہی سے پاکستان میں قادیانیوں اور مرزائیوں کو

آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے، لیکن اب خفیہ طور پر ان ناپاک گستاخوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ دینی اور قومی غیرت کا تقاضا ہے کہ ان گستاخوں کا ہر جگہ تعاقب کیا جائے، عام مسلمانوں کو ان کی گمراہی کی تعلیمات اور شرپسندانہ عقائد سے باخبر رکھا جائے۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت کوئی عقیدہ و یا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول مٹانے اور وحدت امت کو پارہ پارہ کرنے کی انگریز سامراج کی ناپاک جسارت اور سازش تھی، جسے ہمارے اکابرین نے جانوں کا نذرانہ دے کر ناکام بنادیا، اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے پنجاب میں جنم لیا لیکن اس مردم خیز مٹی سے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی پیدا ہوئے، جنہوں نے ان جھوٹے مکار کا آخر دم تک مقابلہ کیا، پیر مہر علی شاہؒ، چوہدری افضل حق، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ جیسی شخصیات نے قادیانیت کے تعاقب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اس طرح خیبر پختونخوا کے علماء کرام نے بھی اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا۔ مرد مجاہد مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے قادیانیوں کا مقابلہ کیا۔

یقیناً یہ ان اکابرین کی مسلسل جدوجہد اور ان ہزاروں شہداء کی جانوں کے نذرانوں کا نتیجہ ہے کہ آج قادیانیت کا وہ زور نہیں رہا جو ابتداء میں انگریزوں کی پشت پناہی کی وجہ سے اس جھوٹے مدعی نبوت کا تھا۔ اختتامی دعا اور ختم نبوت زندہ باد کی صدا کے ساتھ ہی ۵ بجے عصر کو یہ عظیم الشان اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ ☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی اسفار

مدرسہ دارالہدیٰ پرمٹ: یکم اپریل کا جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور کے مرکز پرمٹ علی پور میں دیا۔ دارالہدیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک سابق ناظم تبلیغ اور مرکزی مبلغ مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کی حسین یادگار ہے۔ اس وقت مدرسہ کے انچارج مولانا عبدالکریم ہیں جو انچارج و مبلغ بھی ہیں۔ شوگر اور دیگر عوارض کے باوجود متحرک عالم دین ہیں۔ ان کا حکم تھا کہا یک جمعہ عنایت فرمائیں، چنانچہ یکم اپریل کا جمعہ کا خطبہ سیدنا اکبر رضی اللہ عنہ تحریک ختم نبوت کے پہلے قائد کے عنوان پر بیان ہوا۔

۲ر اپریل کو جامعہ عمر بن خطاب میں ۳ر اپریل کو جامعہ خیر المدارس، جامعہ دارالعلوم رحیمیہ، جامعہ نظامیہ نعمانیہ میں بیانات ہوئے۔

جامعہ نظامیہ نعمانیہ: تقریباً ایک سو سال پہلے قائم کیا گیا جو حضرت خواجہ نظام الدین تونسویؒ اور امام اعظم سراج الائمہ، امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نام سے معنون ہے۔ جامعہ نظامیہ ملتان کے معروف خاکوانی خاندان نے قائم کیا، جن کا اصلاحی تعلق حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ سے تھا۔ حضرت خواجہ کے متعلقین اپنے آپ کو بریلوی مسلک سے منسوب کرتے ہیں، بریلوی مکتب فکر کے معروف عالم دین مولانا سید احمد سعید کاظمی نے مدرسہ کے ایک مہتمم حافظ عطاء محمد خاکوانی سے کہا کہ آپ بریلوی ہیں اور مدرسہ دیوبندیوں کے سپرد کررکھا ہے؟ تو موصوف نے جواب میں فرمایا کہ حضرت مرشد تونسویؒ نے فرمایا تھا کہ: ”حافظ صاحب! مدرسہ چلانا ہے تو علماء دیوبند کے سپرد کیجئے۔“ میں نے مرشد کے حکم پر دیوبندی اساتذہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس وقت مدرسہ کے انچارج مولانا عطاء الرحمٰن ہیں جو فاضل دیوبند، مولانا محمد احسن آف حافظ والا (جلالپور پیروالا) کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کے بقول جامعہ نظامیہ میں دورۂ حدیث شریف حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے شروع کرایا اور ہر سال حضرت الامیرؒ اختتام بخاری کی تقریب میں شرکت فرماتے رہے۔

دارالعلوم کبیر والا: دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا فاضل دیوبند حضرت مولانا عبدالخالق نے ۱۹۵۳ء میں شروع کیا۔ ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ جامعہ میں تقریباً انیس سال تک مشکوٰۃ شریف پڑھاتے رہے۔ جامعہ کی سرپرستی ہمیشہ خانقاہ سراجیہ کندیاں نے کی۔ خانقاہ سراجیہ کے دوسرے سجادہ نشین حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ اس کے پہلے سرپرست تھے، جبکہ پہلے مہتمم اور صدر مولانا عبدالخالق تھے۔ دوسرے مہتمم مولانا منظور الحق، تیسرے مہتمم مولانا علی محمد، چوتھے مولانا مفتی محمد انور، پانچویں مہتمم حضرت مولانا علی محمدؒ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی محمد انورؒ تھے۔ ان کے بعد مولانا ارشاد احمد جامعہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں۔ الحمدللہ! جامعہ میں ۴ر اپریل بعد نماز ظہر طلباء سے خطاب کیا اور انہیں چناب نگر کورس میں شرکت کی

دعوت دی۔

جامعہ محمدیہ فیصل آباد: ۵/ اپریل بعد نماز مغرب جامعہ محمدیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد میں طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت سیّد فاروق ناصر شاہ کی عیادت: موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے نائب امیر (حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز) ہیں۔ جبکہ امیر سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب ہیں۔ حضرت فاروق ناصر شاہ کئی سالوں سے اپنے مصارف پر الفتح گراؤنڈ فیصل آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کراتے ہیں، کچھ عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ ان کی عیادت کی اور ان سے دعائیں لیں۔ آپ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی حکیم سیّد خبیب احمد شاہ مجلس کے پُر جوش آنریری مبلغ ہیں۔ اللہ پاک آپ کو صحت وعافیت سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

جامعہ عبیدیہ کا سالانہ اجتماع: جامعہ عبیدیہ آئی بلاک علامہ اقبال کالونی میرے شیخ و مرشد حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ مدظلہ کی سرپرستی میں ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے ضلعی امیر مولانا مخدوم زادہ سیّد محمد زکریا مدظلہ نائب مہتمم ہیں، ہر سال انہی دنوں میں جامعہ اور خانقاہ عبیدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ امسال ۶ تا ۸/ اپریل کو منعقد ہوا، جس میں ہزاروں ذاکرین شریک ہوئے۔ بندہ نے ۷/ اپریل کو شرکت کی۔ اجتماع میں تقاریر کم اور اصلاحی خطبات زیادہ ہوتے ہیں، جس میں حضرت والا کے خلفاء کرام اصلاحی مواعظ سے شرکاء کے روحانی امراض کا علاج بتاتے ہیں اور ذکر و مراقبہ کی مجلس قائم ہوتی ہیں، جن میں حضرت شاہ صاحب مدظلہ کے خلفاء کے علاوہ حضرت والا کے مشائخ عظام کے سجادہ نشین حضرات بھی شرکت فرماتے ہیں اور اپنے مواعظ سے شرکاء اجتماع کو مستفید فرماتے ہیں۔ چنانچہ جانشین امام الہدیٰ حضرت میاں محمد اجمل قادری مدظلہ، فقیہ العصر حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی عبدالستارؒ کے جانشین مولانا مفتی عبداللہ مدظلہ، ہمارے حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کے جانشین مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما، ایوان بالا سینیٹ کے ڈپٹی چیئرمین مولانا عبدالغفور حیدری اور دیگر علماء کرام کے علاوہ راقم الحروف نے بھی خطاب کیا جبکہ بخاری شریف کا آخری درس حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے خود ارشاد فرمایا۔ تین دن جامعہ اور خانقاہ میں خوب چہل پہل اور رونق رہی۔ ثنا خوان رسول طاہر بلال چشتی سمیت کئی ایک نعت خوانوں نے نعتیہ کلام پیش کیا، جمعہ کے بعد عصر سے قبل حضرت والا نے مریدین ومتوسلین کو آخری ہدایات سے سرفراز فرمایا اور ذکر سے متعلقہ اسباق پر مکمل عمل کرنے کی تلقین کی۔

جمعۃ المبارک کا خطبہ: راقم نے چونگی امر سدھو کے علاقہ میں مولانا عبدالمجید عابد کی دعوت پر ان کی مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

لاہور کے جامعات میں خطاب: لاہور کے جامعات جامعۃ المنظور الاسلامیہ، جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ اور دیگر جامعات میں راقم نے جناب نگر کورس کی دعوت چلائی۔

مولانا مفتی عبیداللہؒ کی وفات پر تعزیت: جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم، بانی جامعہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبیداللہ اشرفی ۱۷/ مارچ کو وفات پاگئے تھے۔ راقم ان دنوں خیبر پختونخوا کے تبلیغی دورہ پر پشاور میں تھا۔ چنانچہ میری تو شرکت نہ ہوسکی موصوف بہت سی روایتوں اور سعادتوں کے امین اور سنجیدہ علمی شخصیت تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مسترشدین میں سے تھے۔

آپ ۱۹۲۱ء میں امرتسر میں حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی قاعدہ سے حفظ القرآن تک امام القراء حضرت قاری رحیم بخشؒ سے تعلیم کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے دورۂ حدیث شریف تک زیادہ تر تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے حکم پر حدیث شریف کی تعلیم کے لئے آپ دارالعلوم دیوبند میں داخل کئے گئے۔ بخاری شریف شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ سے پڑھی۔ اپنی خوش الحانی کی وجہ سے اکثر و بیشتر حدیث شریف کی عبارت پڑھا کرتے تھے، دیگر اساتذہ کرام میں امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ، جامع المعقول والمنقول مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، امیر مالٹا مولانا نافع گلؒ، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ شامل ہیں۔ اکثر کتب کی ابتدا حکیم الامت تھانویؒ نے خود کرائی۔ ۱۹۳۱ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغ حاصل کی۔ افتاء کا کورس کرنے کے ساتھ ساتھ عربی فاضل کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔

۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۱ء تک جامعہ اشرفیہ میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ ناظم تعلیمات کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ نے اپنی زندگی میں انہیں جامعہ کا مہتمم بنادیا، آپ ۵۵ سال تک جامعہ کے مہتمم رہے اور جامعہ کی مسجد الحسن میں وقتاً فوقتاً خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہے۔ مجلس صیانۃ المسلمین

کے صدر، وفاق المدارس العربیہ کے نائب صدر رہے۔حکومت پاکستان نے آپ کی خدمات پر آپ کو تمغہ ستارہ امتیاز دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے بزرگوں سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ایک مرتبہ راقم مقامی بینک میں گیا تو حضرت موصوف بھی بینک میں تشریف فرما تھے۔بندہ نے انہیں ''خطبات امیر شریعت'' پیش کی تو بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور شاہ جیؒ سے متعلق کافی دیر گفتگو فرماتے رہے۔چند سال پہلے آپ کی سرپرستی میں جامعہ اشرفیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

راقم نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا طالب علمی کا واقعہ سنایا کہ شاہ جی امرتسر میں آپ کے والد محترم حضرت مولانا مفتی محمد حسنؒ کے ہاں زیر تعلیم تھے کہ حضرت مفتی صاحب نے ایک طالب علم سے فرمایا کہ گھر سے ایک تھال میں انگارے لے کر آئیں،سخت سردی کا موسم تھا،وہ طالب علم انگارے لے کر آرہا تھا کہ اس کے ہاتھ جلنے لگے تو شاہ جیؒ دوڑ کر گئے اور اس سے تھال تھام لیا،لیکن جب آپ کے ہاتھ جلنے لگے تو تھال کو نیچے گرا کر فرمایا:''تصلیٰ نارا حامیۃ'' پنجابی زبان میں تھال کو تسلہ بھی کہتے ہیں تو حضرت مفتی صاحب اور تمام طلبا ہنس پڑے اور شاہ جیؒ کی ذہانت پر داد دی۔

بندہ تعزیت کے لئے حاضر ہوا،جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا فضل الرحیم جو مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں اور مرحوم کے فرزندان گرامی مولانا قاری ارشد عبید،حافظ عبید اور حضرت کے عرصہ چالیس سال کے خادم اور جامعہ کے استاذ الحدیث مولانا محمد اکرم کشمیری سے تعزیت کا اظہار کیا۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور: ۹راپریل کو جامع مسجد باجرہ یعقوب مرکز اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ چونگی امر سدھو لاہور میں بڑی کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔اس کانفرنس سے پہلے لاہور اور فیروز پور روڈ کے مضافات میں دسیوں کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔کانفرنس مغرب سے رات دو بجے تک عشاء کی نماز کے وقفہ سے منعقد ہوئی۔کانفرنس کی صدارت نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ نے کی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔پہلی نشست کی صدارت برادر رضوان نفیس نے کی۔جس میں تلاوت ونعت کے بعد لاہور کے مبلغین مولانا عبدالقیوم، مولانا خالد عابد اور دیگر نے خطاب کیا۔دوسری نشست عشاء کے بعد منعقد ہوئی،جو رات دو بجے تک جاری رہی،اس کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی جیسا کہ مذکور ہوا۔

کانفرنس سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی پشاور،مولانا اللہ وسایا،مولانا عبدالحق خان بشیر گجرات،مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا،مولانا جمیل الرحمن اختر لاہور،مولانا عبدالرؤف فاروقی،مولانا عزیز الرحمن ثانی،محمد اسماعیل شجاع آبادی،مولانا غلام حسین کلیانوی،مولانا سید عاشق حسین شاہ (بریلوی)، مولانا عبدالشکور رحمانی،مولانا محمد اسلم زاہد و دیگر کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔کانفرنس خوف اور پریشانی کے حالات کے باوجود بھرپور اور کامیاب رہی۔جس سے معلوم ہوا کہ حالات خواہ کچھ یوں عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔سامعین نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر تجدید عہد کیا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے ساتھ ساتھ ان کے قوانین کا بھی تحفظ کیا جائے گا۔

کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مشہور زمانہ گستاخ رسول عابد مسیح سمیت وہ گستاخان رسول جنہیں عدالتیں سزائے موت سنا چکی ہیں۔ان کی سزاؤں پر عملدرآمد کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

قصور کے اجتماعات میں شرکت: مولانا قاری مشتاق احمد رحیمی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، قصور کے امیر جناب محمد معصوم انصاری ناظم اعلیٰ ہیں۔میاں معصوم متحرک اور فعال جماعتی ذمہ دار ہیں۔ان کے حکم پر ۱۱راپریل کو قصور حاضری ہوئی۔ جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن بھر پورہ میں بچیوں کی کلاس کی مشکوٰۃ شریف کی آخری حدیث پر درس دیا،جس میں جامعہ کی طالبات کے علاوہ محلہ کی خواتین نے بھی شرکت کی۔راقم نے خواتین کے حقوق وفرائض کے متعلق قرآن وحدیث کی ہدایات بیان کیں تقریباً پون گھنٹہ سے زائد گفتگو ہوئی،جس میں راقم کو علمی فائدہ بہت ہوا۔

جامعہ عبداللہ ابن عباس کے اجتماع میں شرکت: متذکرہ بالا جامعہ کی قصور شہر کے نامور عالم دین مولانا سید محمد طیب ہمدانیؒ نے بنیاد رکھی۔مولانا محمد طیب ہمدانی دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور اہل حق کی تمام جماعتوں کے پشتیبان تھے۔بندہ ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک لاہور میں قیام پذیر رہا۔اس زمانہ میں حضرت ہمدانی شاہ صاحب کی خدمت میں برابر حاضری رہی اور آپ کی علمی وعملی سرپرستی سے مستفید رہا۔آپ کی وفات کے بعد آپ کا جانشین آپ کے نواسہ مولانا سید محمد زبیر ہمدانی مدظلہ کو بنایا گیا موصوف باہمت عالم دین ہیں۔آپ نے جامعہ کو ترقی کی منازل تک پہنچایا۔تعمیری ترقی کے علاوہ تعلیمی ترقی یہ ہے کہ مدرسہ جامعہ کی شکل اختیار کر چکا ہے اور دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔موصوف کی خواہش اور محمد معصوم انصاری کی فرمائش پر جامعہ ختم بخاری کی تقریب میں شمولیت کی سعادت نصیب

ہوئی۔ بخاری شریف کا آخری درس جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد طیب مدظلہ نے ارشاد فرمایا جبکہ شاعر ابن شاعر سید سلمان گیلانی نے اپنے کلام اور آواز کے جادو جگائے رکھا۔ راقم نے خصوصیت کے ساتھ سامعین کو ایک بات کی طرف متوجہ کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تقریباً پون صدی سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور چوکیداری کا فریضہ وقت کے چوٹی کے علماء کرام اور مشائخ عظام کی سرپرستی میں دیتی رہی اور دے رہی ہے۔ مجلس کی موجودگی میں نئے نئے پلیٹ فارموں اور جماعتوں کی تشکیل اس محاذ کو کمزور کرنے کے مترادف ہے، لہٰذا نئے نئے ادارے نہ تشکیل دیتے جائیں۔ جامعہ سے فارغ ہوکر ضلع قصور کے ایک معروف قصبہ چونی میں جامعہ عبداللہ بن عباس کے نام سے قائم ایک دینی ادارہ میں رات گزاری۔

جناب منظور احمد میو راجپوت سے تعزیت:

۱۲/اپریل کی صبح جامعہ کے شعبہ حفظ کے ایک استاذ محترم قاری مختار احمد کی سرپرستی میں وکیل ختم نبوت جناب منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ کے آبائی گاؤں حاضری ہوئی۔ ان کی والدہ محترمہ جو ایک روز قبل ۱۱/اپریل کو صبح کراچی میں وفات پاگئی تھیں۔ ان کی میت ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے لاہور لائی گئی اور ان کے گاؤں میں عشاء کے بعد جنازہ و اور ان کی تدفین ہوئی۔ راقم جنازہ میں تو شریک نہ ہوسکا۔ اگلے دن تعزیت کے لئے حاضری ہوئی اور مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی اور مغفرت کی دعا میں شریک ہوئے۔ جناب منظور احمد ایڈووکیٹ ختم نبوت کے ایک کیس کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے ہوئے تھے، بہرحال تعزیت سے فارغ ہوکر عازم وہاڑی ہوئے۔

جامعہ خالد بن ولید وہاڑی میں بیان:

ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے قدیم شاگرد مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ نے وہاڑی کے مضافات ٹھنگی کالونی میں جامعہ خالد بن ولید کے نام سے شاندار جامعہ قائم کیا۔ موصوف سے استاذ جیؒ کے حوالہ اور جامعہ سے تعلق کی بنیاد پر نیاز مندانہ تعلق ہے۔ آپ کے حکم پر آپ کے جامعہ میں ۱۲/اپریل کو ظہر کی نماز کے بعد خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ بندہ کے بیان میں جامعہ کے تمام طلبا اور تقریباً تمام اساتذہ کرام نے شرکت فرماکر راقم کی حوصلہ افزائی کی۔ عصر سے قبل عازم ملتان ہوئے اور مغرب کی نماز دفتر کی جامع مسجد میں ادا کی۔

خانقاہ بہلویہ مدرسہ اشرف العلوم کے سالانہ اجتماع میں شرکت: ہمارے حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ نے شجاع آباد کے قریب برلب نہر مدرسہ اشرف العلوم کے نام سے مدرسہ بنایا۔ حضرتؒ کے زمانہ میں تمام درجات میں کثیر تعداد میں طلبا زیر تعلیم رہے تھے اور حضرت بہلویؒ شعبان و رمضان میں دورۂ تفسیر پڑھاتے، راقم نے بھی ایک مرتبہ مکمل اور دوسری مرتبہ کچھ دنوں کے لئے دورہ میں شرکت کی اور حضرت والا سے ۱۵ پارے اور ۱۵ پارے حضرت والا کے بڑے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبدالحئی بہلویؒ سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت والا کی زندگی مبارک میں سالانہ اجتماع منعقد ہونا شروع ہوا، جس میں تقاریر کم، ذکر و مراقبہ کی محافل زیادہ منعقد ہوتی تھیں۔ آپ کے بعد حضرت مولانا عبدالحئی نقشبندیؒ نے علیحدہ خانقاہ اور مدرسہ قائم کیا اور اس مدرسہ اور خانقاہ میں سالانہ اجتماع منعقد ہوتا رہا۔ حضرت والا کے چھوٹے فرزند ارجمند اور اس وقت جانشین حضرت مولانا عزیز احمد مدظلہ نے حضرت والا کے مدرسہ و خانقاہ کو آباد کئے رکھا اور اب تک سنبھالے ہوئے ہیں۔ اب بھی ذکر و مراقبہ کی محافل برپا ہوتی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب خود اور آپ کے خلفاء اور حضرت بہلویؒ کے مسترشدین علماء کرام اور مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں اور ذکر و مراقبہ کرتے ہیں امسال ۱۴، ۱۵/اپریل کو سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے حکم پر ۱۴/اپریل کو حاضری اور بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع سے میرے شیخ و مرشد حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ، حضرت اقدس مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ، صوبائی خطیب محکمہ اوقاف مولانا حبیب الرحمن، مولانا مفتی محمد شفیع کوٹ ادو اور دیگر کئی ایک علماء کرام اور مشائخ عظام نے خطاب کئے اور ذکر و مراقبہ کی محافل برپا کیں۔ (جاری ہے)

قادیانیت ..... قادیانی قیادت کی نظر میں!

گالیاں کھلوانے والی جماعت:

’’گندے سے گندے الفاظ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کے متعلق کہے جاتے ہیں۔ تم خود دشمن سے وہ الفاظ کہلواتے ہو اور پھر تمہاری تگ و دو یہیں تک آکر ختم ہو جاتی ہے۔ گورنمنٹ سے کہتے ہو وہ تمہاری مدد کرے، گورنمنٹ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ تمہاری مدد کرے؟‘‘

(مرزا محمود کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۲۵ نمبر ۱۲۹ ص ۶ مورخہ ۵/جون ۱۹۳۷ء)

ماہ رمضان اور حرمین شریفین کی حاضری

منیر حسین

جیسے جیسے رحمتوں، برکتوں اور مغفرتوں کا ماہ مبارک رمضان المبارک قریب آ رہا ہے، ویسے ویسے دل کی دھڑکنوں میں تیزی اور عقیدتوں، محبتوں اور خواہشوں میں روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ دل ہر لمحے اس آرزو کا متمنی ہے کہ رمضان کا چاند دیکھتے ہی پر لگ جائیں اور ہم اُڑ کر دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم حاضری کے لئے پہنچ جائیں۔ رمضان المبارک ویسے ہی برکتوں، رحمتوں اور اللہ کی لامحدود نوازشوں کا مہینہ ہے، جس میں ہر کام کا ثواب پروردگار عالم کی جانب سے عام مہینوں کی نسبت کئی گنا زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس مقدس مہینے میں ہر لمحے، ہر ساعت، ہر پل رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ رحمتِ خداوندی ایسے جوش میں آتی ہے کہ اپنے روزے دار بندوں کو قدم قدم پر نیکی کا ثواب خواہش سے کئی گنا بڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ بندوں کی عاجزی، بندگی اور اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کے لئے دن بھر بھوک پیاس کے ساتھ نمازوں کی پابندی سے ادائیگی کو اللہ تعالیٰ اتنا پسند کرتا ہے کہ روزے دار کے منہ کی بو کو مشک و عنبر کی خوشبو سے زیادہ پسند کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس مسلمان مرد و عورت کو یہ بابرکت مہینہ نصیب ہو جائے، اس نے گویا زندگی میں ہی جنت پالی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس مقدس مہینے میں جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے مقدس و بابرکت گھر خانہ کعبہ کا دیدار، طواف کرنے اور روضہ رسول پر حاضری کا زریں موقع عطا ہو جائے تو اسے اللہ کی طرف سے گویا زندگی بھر کی نعمتیں اور رحمتیں عطا ہو گئیں۔ اگر اپنے ملک میں رہتے ہوئے ہمیں ہر نیکی کا ثواب بڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے تو الحمدللہ! خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں یہ ثواب عام نمازوں سے کئی گنا زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔ سونے پر سہاگا یہ کہ آپ ہر وقت اللہ کے گھر اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے دیدار سے بھی مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ ان دونوں مقدس مقامات پر چپہ چپہ ہمارے لئے بے حد قابل احترام ہے، کیونکہ اسی مقدس سرزمین پر اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ میں اپنے سب سے محبوب نبی، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور مدینہ منورہ کی پاک سرزمین کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ قرار دیا، وہ خوش قسمت لوگ جنہیں رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ ان دونوں مقدس مقامات پر گزارنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے، انہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی عطا کردہ رحمتوں، برکتوں اور نعمتوں سے کس طرح مالا مال کرتا ہے۔ جس وقت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں، خدا گواہ ہے کہ اس وقت میری آنکھوں کے سامنے مسجد نبوی کا روح پرور منظر ہے۔ میری نگاہیں سبز گنبد پر جمی ہوئی ہیں۔ عصر کی نماز کچھ ہی دیر پہلے ختم ہوئی ہے۔ نمازی مسجد سے باہر نکل رہے ہیں تاکہ افطاری خرید کر روزہ افطار کرنے کے لئے مغرب سے پہلے مسجد نبوی میں آ جائیں۔ نمازیوں کی اکثریت مسجد نبوی میں ہی بیٹھی عبادات میں مشغول ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری پہلے سے ہی اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ مسجد نبوی اور خانہ کعبہ میں رمضان المبارک کے کچھ دن گزارنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے کئی بار عطا کیا ہے۔ دل چاہ رہا ہے کہ اس مضمون کے ذریعے مسجد نبوی میں روزہ افطار کرنے کا وہ ایمان افروز نظارہ پیش کروں، جسے دیکھنے کے لئے میں اس بابرکت مہینے کا مدت سے انتظار کرتا ہوں۔

مسجد نبوی میں مسلسل توسیع کی وجہ سے اطراف کی قریبی دکانیں اور ہوٹل مسمار کر دیئے گئے ہیں اور ان کی جگہوں پر خوبصورت سنگ مرمر لگا دیا گیا ہے۔ میں اس وقت سنگ مرمر کے اسی فرش پر نصب لوہے کے ایک گیٹ جو جنت البقیع قبرستان کے قریب ہے سے ٹیک لگائے کھڑا نمازیوں اور روزے داروں کی ان صفوں کو دیکھ رہا ہوں، جو مسجد نبوی سے باہر بچھائی گئی ہیں۔ لوگ جوق در جوق افطاری ہاتھوں میں لئے آ رہے ہیں۔ باہر فرش پر بیٹھنے والوں کی افطاری کی چیکنگ نہیں کی جا رہی، البتہ جو لوگ مسجد نبوی کے اندر جا رہے ہیں، ان کی افطاری چیک کی جا رہی ہے۔ چکنی چیزیں، دودھ والی چائے، پکوڑے اور ایسی چیزیں جن سے گندگی پھیلنے کا امکان ہو، انہیں مسجد میں لے جانے کی ممانعت ہے، البتہ کھجوریں، قہوہ، پھل، شربت اور بعض حالات میں روٹی اور شہد بھی لے جانے کی اجازت ہے۔ ان

پابندیوں کا مقصد مسجد کو صاف ستھرا رکھنا ہے، جس کا ہر نمازی اور روزے دار خاص خیال رکھتا ہے۔ مسجد نبوی اور خانہ کعبہ میں افطاری کے لئے آٹھ سے دس منٹ دیے جاتے ہیں، اس دوران روزے دار افطاری بھی کرلیتا ہے اور بچی ہوئی چیزیں یا تو قریبی ڈبوں میں ڈال دیتا ہے یا اپنے تھیلے میں ڈال کر مسجد سے باہر لے جاتا ہے۔ نماز کے دس پندرہ منٹ بعد آپ کو یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ یہاں لاتعداد افراد نے کھانے کی چیزوں کا استعمال کیا ہے، کیونکہ خدام آناً فاناً صفائی کردیتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی یہ رواج ہے کہ صاحب حیثیت اور مخیر افراد مساجد میں افطاری بھیجنے کا انتظام کرتے ہیں تاکہ ثواب دارین حاصل کرسکیں، لیکن مسجد نبوی کے سنگ مرمر کے فرش پر کھڑے ہوئے میں نے یہ مناظر دیکھے کہ آس پاس کے دکان داروں نے فرش پر پلاسٹک کی چادریں بچھائیں اور ان پر انواع واقسام کے کھانوں کی پیکٹ میں بند چیزیں رکھنی شروع کردیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے افطاری تقسیم کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ کوئی مشروب کے ڈبے رکھ رہا ہے تو کوئی کھجوروں کے پیکٹ لے کر آیا ہے، کسی کے ہاتھ میں پانی کی چھوٹی بوتلیں ہیں تو کوئی فروٹ کے پیکٹ چادر پر رکھ رہا ہے، میں انہماک سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ کسی نے میرے ہاتھ میں کھجور کے دو پیکٹ اور پانی کی بوتل تھمادی۔ میں نے کچھ کہنا چاہا تو وہ صاحب افطار، افطار کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ روزہ افطار کرنے میں چند ہی لمحے رہ گئے تھے۔ اس دوران ہر روزے دار پلاسٹک کی چادروں کے پاس آکر بیٹھتا رہا، ہر ایک کی نگاہیں گنبد خضریٰ پر اور کان اذان کی آواز سننے کے منتظر تھے۔ آپ یقین مانئے روزہ افطار کرنے کا یہ ایمان افروز نظارہ میں نے مسجد نبوی اور خانہ کعبہ کے علاوہ دنیا میں اور کہیں نہیں دیکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی برکات اور رحم وکرم کے صدقے میں زندگی میں کم از کم ایک بار رمضان المبارک کا مہینہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

لاکھوں سلام

ختم نورِ نبوت پہ لاکھوں سلام — شمع بزم رسالت پہ لاکھوں سلام

فخر عالم کی عظمت پہ لاکھوں سلام — صاحبِ شان وشوکت پہ لاکھوں سلام

عرش پر حق نے بلوایا معراج میں — اس پیمبر ﷺ کی رفعت پہ لاکھوں سلام

حشر کے دن ہیں، محکم سہارا وہی — اس رسول ﷺ شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس کی امت پہ شفقت رہی عمر بھر — اس نبی ﷺ کی محبت پہ لاکھوں سلام

خلق کو جس نے خالق سے ملوا دیا — اس نبی ﷺ کی عنایت پہ لاکھوں سلام

خُلق کے جس نے برسائے لعل وگہر — اس نبی ﷺ کی سخاوت پہ لاکھوں سلام

جس سے اہل فصاحت بھی شرما گئے — اس نبی ﷺ کی بلاغت پہ لاکھوں سلام

جس کے قدموں پہ کسریٰ وقیصر جھکے — اس پیمبر ﷺ کی عظمت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ دو جہاں، ختم پیغمبراں — اس پیمبر ﷺ کی عظمت پہ لاکھوں سلام

ہوش جس نے رکانہ کے گم کردیے — اس نبی ﷺ کی شجاعت پہ لاکھوں سلام

بن کے آیا، جو محبوب حق دہر میں — اس نبی ﷺ کی کرامت پہ لاکھوں سلام

قول ہے جس کا ''الفقر فخری'' ظفرؔ
اس نبی ﷺ کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مولانا عبدالعزیز جنکپوری

بقیہ:........... اداریہ

۶:..... خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا، شرف ملاقات حاصل کرنا ممکن اور ثابت ہے۔ لیکن یہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں کہ جب چاہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرلے، کیونکہ خواب دیکھنا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں، بلکہ اللہ رب العزت کی مشیت پر موقوف ہے۔

۷:... روحانی پیشوا و مقتدیٰ (پیر و مرشد) کے لئے ضروری ہے کہ وہ عقائد، اعمال، اخلاق میں شریعت کا پابند ہو، سنت نبوی کا پیروکار اور بدعات و رسومات سے آزاد ہو، ضروریات دین کا علم رکھتا ہو، کاملین کا صحبت یافتہ ہو، نفس کی اصلاح کرسکتا ہو۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ص:۲۳۲، ج:۸، جدید طباعت تخریج شدہ)

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں: ''شیخ کامل کی پہچان، شیخ کامل وہ ہے جس میں یہ علامات ہوں: ☆ بقدر ضرورت علم دین رکھتا ہو، ☆ عقائد و اعمال و اخلاق میں شرع کا پابند ہو، ☆ دنیا کی حرص نہ رکھتا ہو، ☆ کمال کا دعویٰ نہ کرتا ہو کہ یہ بھی شعبہ دنیا ہے، ☆ کسی شیخ کامل کی صحبت میں رہا ہو، ☆ اس زمانے کے منصف علماء و مشائخ اس کو اچھا سمجھتے ہوں، ☆ بنسبت عوام کے خواص یعنی فہیم دیندار لوگ اس کی طرف زیادہ مائل ہوں، ☆ اس سے جو لوگ بیعت ہیں ان میں اکثر کی حالت باعتبار اتباع شرع و قلت حرص دنیا کے اچھی ہو، ☆ وہ شیخ تعلیم و تلقین میں اپنے مریدوں کے حال پر شفقت رکھتا ہو اور ان کی کوئی بُری بات سنے یا دیکھے تو ان کو روک ٹوک کرتا ہو، یہ نہ ہو کہ ہر ایک کو اس کی مرضی پر چھوڑ دیں، ☆ اس کی صحبت میں چند بار بیٹھنے سے دنیا کی محبت میں کمی اور حق تعالیٰ کی محبت میں ترقی محسوس ہوتی ہو، ☆ خود بھی وہ ذاکر و شاغل ہو۔'' (تربیت السالک للتھانوی، ص:۱۰)

مذکورہ تمہید کے بعد اصل سوالات کے جوابات ذکر کئے جاتے ہیں:

(۲،۱) سوال میں درج عقائد و نظریات و واقعات اور کرامات قرآن و سنت کی تصریحات اور امت مسلمہ کے متفقہ عقائد سے سراسر انحراف اور متصادم ہیں جیسا کہ مذکورہ تمہید میں اس کا تفصیلی بیان آچکا۔ لہٰذا سوال میں درج تفصیلات اگر واقعتاً درست اور صداقت پر مبنی ہیں تو اس صورت میں ایسے نظریات کا حامل شخص گمراہ ہے، ایسے شخص سے تعلق رکھنا، ان کی مجالس میں شرکت کرنا جائز نہیں۔

(۳) ان کے تمام متعلقین، رشتہ دار اور شرکاء مجلس پر لازم ہے کہ ان کے غلط عقائد و نظریات ان پر واضح کرتے ہوئے پیار و محبت سے انہیں سمجھائیں، اگر ان کے لئے اسے سمجھانا ممکن نہ ہو تو بصورت دیگر خود ان سے برأت کا اظہار کرتے ہوئے ان سے بائیکاٹ کریں۔

(۴) مسجد کی انتظامیہ اور ذمہ داران محلہ پر لازم ہے کہ انتہائی حکمت و مصلحت کے ساتھ اس قسم کی مجالس کو فوراً بند کرادیں اور اس کی جگہ قرآن و حدیث کے ایسے ماہر عالم باعمل سے بیان و وعظ و نصیحت کرانے کا انتظام کریں جو حکمت و مصلحت کے ساتھ اتفاق و اتحاد کے دامن کو تھامے ہوئے مسلمانوں کی رہنمائی کرنے کی اہلیت رکھتا ہو، ورنہ اس گناہ میں مسجد کی انتظامیہ بھی برابر کی شریک ہوگی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ترجمہ: ''جو شخص تم میں سے کسی ناجائز امر کو ہوتا ہوا دیکھے اگر اس پر قدرت ہو کہ ہاتھ سے بند کردے تو اسے بند کردے اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کردے اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اسے بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت کم درجہ ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے: ترجمہ: ''کسی قوم میں گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہو اور کچھ لوگ باوجود قدرت کے ان کو اس گناہ سے نہ روکتے ہوں تو اللہ تعالیٰ موت سے پہلے انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیتے ہیں۔'' (ابوداؤد شریف، ابن ماجہ، ص:۲۸۹)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو شعبدہ بازوں کی شعبدہ بازی اور گمراہوں کی گمراہی سے محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

موبائل کے ذریعہ تصویر لینا حرام اور رواجی طریقوں سے دین کا پھیلانا خلافِ شریعت وسنت

بیان: حضرت مولانا محمد سعد کاندھلوی مدظلہ امیر عالمی تبلیغی مرکز نظام الدین نئی دہلی، بنگلہ والی مسجد

(قریباً ایک سال قبل نظام الدین تبلیغی مرکز میں تبلیغی جماعت کے ذمہ دار حضرت مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم کے بیان کے دوران کسی صاحب نے موبائل کے ذریعہ مولانا کی تصویر لینے کی کوشش کی، اُس موقع پر مولانا مدظلہ نے جو کچھ فرمایا، وہ حسب ذیل ہے، یہ آڈیو کلپ ہمیں انڈیا کے جناب محمد یعقوب علی صاحب کے ذریعہ بذریعہ ای میل حاصل ہوا ہے)۔

میرے محترم دوستو، عزیزو!

ہمارے کام کا مقصد احیاءِ سنت ہے، آج جب میں اپنے ماحول میں کوئی عمل خلاف سنت دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ ہمارا مجمع بجائے دین میں آگے بڑھنے کے پیچھے کی طرف جارہا ہے۔

ہمارے ماحول میں اور ہماری مسجد میں لوگ تصویریں لیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ آج ہم سب استدراج میں مبتلا ہیں۔ کیوں کہ ہم سب کے ذہن میں یہ ہے کہ ان اعمال سے گزرنا تبلیغ ہے۔ استدراج کا مطلب یہ ہے کہ گمراہی پر ہوتا اپنے آپ کو افضل سمجھتے ہوئے، استدراج ایک ایسا گڑھا ہے کہ جس میں آدمی گرتا رہتا ہے، گرتا رہتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا رہتا ہے، ہوتا رہتا ہے اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتا رہتا ہے۔

جن علماء نے مشتبہ چیزوں کے جواز کا فتویٰ دیا یا مشتبہ چیزوں کے بارے میں تساہل برتا، یا سکوت اختیار کیا، وہ سب اس گناہ کے پھیلنے کے ذمہ دار ہیں۔ چوں کہ جس چیز سے فحش کے پھیلنے کا اندیشہ ہو، اُس چیز کے بارے میں جواز کا فتویٰ دینا یا سکوت اختیار کرنا یہ فحش کے بڑھانے اور پھیلانے میں مدد کرنا ہے۔ کسی ایسے گناہ میں مددگار بننا اپنے گناہ سے زیادہ بڑا گناہ ہے، مجھے بڑا غم ہے آج، یہی بات ہے مجھے بڑا غم ہے۔ ہمارے ماحول میں لوگ تصویریں لیں، کیا باقی رہ گیا ہے؟، کہاں اللہ کا ڈر رہ گیا ہے؟، میرے نزدیک ان علماء سے اللہ پوچھے گا اور حساب لے گا، جنہوں نے تصویر کے بارے میں تاویلات کا سہارا لے کر جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ اور بڑی وعیدیں ہیں ایسے علماء کے لئے جو ان چیزوں کے بارے میں تساہل برتتے ہیں کہ جن سے فحش کے پھیلنے کا اندیشہ ہو۔ ایسی چیزوں کے جواز کا فتویٰ دینا تو بالکل ہی باطل ہے، بالکل باطل ہے، بالکل باطل ہے۔ جس کے ہاتھوں میں دیکھو کیمرے والا موبائل ہے، میں تو حیران ہوں کہ ہم کہاں جارہے ہیں؟

میں بہت ہی پریشان ہوں، کیا ہونا چاہئے تھا ہمیں، اور کیا ہم کررہے ہیں؟ اور کہاں جارہے؟، کیا ہمارا کام تھا اور کیا ہماری منزل تھی؟ کچھ نہیں کچھ نہیں، تبلیغ کو کلمہ نماز سیکھنے کی تحریک سمجھا ہوا ہے، نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کوئی خطرہ ہے، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: ”جو عمل اللہ کا قرب نہ پیدا کرے وہ اللہ سے دوری پیدا کرتا ہے۔“

ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ سخت بیمار ہوگئے، کیا وجہ تھی کہ ایک آدمی نے بائیں ہاتھ سے پانی پی لیا، اور حضرتؒ کی حالت خراب ہوگئی کہ جماعت میں نکلا ہوا اور بائیں ہاتھ سے پانی پی رہا، اب میں کیا کروں؟ میرے کام کا مقصد تو احیاءِ سنت تھا اور یہ بائیں ہاتھ سے پانی پی رہا، رو رہے ہیں کیا کروں، اور حضرتؒ کی حالت مزید خراب۔ میں بھی آج یہی سوچ رہا کہ اس کام سے ہونا کیا تھا اور ہو کیا رہا کہ تبلیغ میں اور جماعت میں نکلے ہوئے اور تصویر کھینچنے کو گناہ ہی نہیں سمجھ رہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر نازل ہوئے آسمان سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر سے باہر بلائیں اور وحی پہنچائیں اور واپس چلے جائیں، گھر میں ہی نہیں آتے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل گھر میں کیوں نہیں آتے؟ پہلے تو آیا کرتے تھے، کہا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوسکتے جس میں تصویر ہو، یا کتا ہو، اللہ کے نبی کا گھر اور آسمان سے اللہ نے حکم دے کر بھیجا ہے کہ جاؤ نبی کو ہدایت کی وحی دے کر آؤ اور جبرئیل گھر سے باہر بلائیں، گھر کے اندر ہی نہ جائیں۔ سیدھی بات ہے بالکل سیدھی بات ہے۔ تم لاکھ تاویلات کرو، ان تاویلات نے ہی ہمارا دین برباد کیا ہے۔ میرے دوستو! عزیزو! تاویلات سے ہی تساہل پیدا ہوتا ہے۔

کیا علماء، کیا عوام، کیا دین دار اور کیا بے دین اور کیا علماء کی اولادیں! سب ایک ہوئے ہیں، سب ایک ہوئے ہیں، اور اس کو دین کے کام کی ضرورت سمجھ رہے ہیں، یہ سمجھتے ہیں لمبی لمبی نمازیں پڑھنا دین ہے، حالانکہ یہ حرام میں گرفتار ہیں، ہر ایک کی جیب

میں موبائل ہے۔ بیٹھ کر تصویریں بنانا، فلمیں بنانا، شیطانی عمل ہے، شیطان ان لوگوں کی گدی پر سوار ہے، کتنی چاہے عبادت کرے یہ خود شیطان ہے جو موبائل سے تصویریں کھینچتا ہے۔ کوئی بھی اس کے جواز کا فتویٰ دیتا ہو بالکل شیطانیت کی مدد کرتا ہے، چاہے کوئی بھی مفتی ہو۔ اور یہ یاد رکھو کہ جو آدمی متقی نہ ہو وہ مفتی ہوئی نہیں ہوسکتا، کیوں کہ وہ اللہ سے ڈرے گا ہی نہیں، فتویٰ دیئے میں۔

دیکھو بھی بات سنو! حرام کی بنیاد ٹکنالوجی نہیں ہے، حلت وحرمت کی بنیاد ٹکنالوجی نہیں ہے، اللہ اور اس کے رسول کا امر حلت وحرمت کی بنیاد ہے۔ ورنہ باطل اپنے آلات کی مختلف شکلیں بدل بدل کر تمہیں دے گا کہ وہ حرام تھا یہ حلال ہے، اُمت اپنے اَعمال کو ضائع کررہی ہے، ہر قدم پر اللہ سے دور ہورہی ہے، سب کو دھوکا ہے کہ ہم اچھا کام کررہے ہیں۔ ہر عمل میں سے نورانیت ختم ہورہی ہے اور سب کے ذہنوں میں یہ ہے کہ ہم ٹھیک کام کررہے ہیں، اس کا سارا گناہ ان علماء کے سر ہے جنہوں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا یا اس پر سکوت اختیار کیا۔ اس لئے کہ مسلم شریف میں ہے: "مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ."

یعنی جو غلطیاں جاری کرے گا سارے غلط کرنے والوں کا گناہ اس کے سر پہ ہے۔ حدیث صحیح ہے کہ کل مصور فی النار ہر مصور جہنم میں جائے گا، یہ طے شدہ بات ہے چاہے علماء کچھ بھی تاویلات کرتے ہوں، میں سمجھتا ہوں وہ علمائے سوء ہیں۔ تم لاکھ تاویلات پیش کرتے رہو۔ بقول حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ کے: "مصالح نے ہی دین کو کھویا ہے"----- یہ مصلحت، وہ مصلحت، ساری بے دینی مصلحت کی وجہ سے ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مصالح کو تو پیسا جاتا ہے اس لئے کہ کھانے میں لذت پیدا ہو، اسی طرح دین کی لذت مصالح کے پیسنے میں ہے، مصالح کو پیسوتا کہ حکم پورا ہو، جو لوگ علماء اور مشائخ کی تصویریں رکھتے ہیں-- وہ اس عمل کے ذریعے حرام کام میں مبتلا ہیں-- دنیا میں بت پرستی آئی ہی اسی راستے سے ہے- پہلے تصویریں رکھی جاتی تھیں، پھر مجسمے بنائے جاتے تھے، اول کام تصویر کے ذریعے ہوا۔ یہ عقیدے کی خرابی ہے، ایک ضرورت کی چیز تھی موبائل، مگر لوگوں نے اسے کیا سے کیا بنادیا، اس سے ہونا کیا چاہیے تھا مگر ہو کیا رہا ہے--- خدا کی قسم سب دھوکے میں ہیں، یہ تصویر کھینچنے والوں کے ساتھ شیاطین ہوتے ہیں، ایک فرشتہ بھی ان کے ساتھ نہیں ہوتا، اگر باطل کا باطل ہونا دینی کام کرنے والوں پر نہیں کھلتا تو سب دھوکے میں ہیں- جو حق و باطل میں تمیز نہ کرسکے وہ ہدایت پر ہے ہی نہیں، یہ اس زمانے کا ایسا فتنہ ہے کہ جس کو لوگ فتنہ ہی نہیں سمجھتے----- بقول حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ "بے دینی کی اساس نظام عالم سے متاثر ہونا ہے- جو بھی متاثر ہوگا، اس کے لئے حق بات کہنا مشکل ہے۔" اللہ کا واسطہ اپنے آپ کو اس عذاب سے بچائیں- اور توبہ کریں اور اس کا منصفانہ استعمال کریں-

اور میرے محترم دوستو عزیزو! یہ بھی سن لو کہ رواجی طریقوں سے اُمت تک دین کا پیغام پہنچا دینا یہ اتمام حجت اور ذمہ داری کا پورا ہونے اور ہدایت کے پھیلنے کے لئے ہرگز ہرگز کافی نہیں ہے، صرف کافی ہی نہیں، بلکہ یہ دین کے پھیلانے کا راستہ ہی نہیں ہے، میں تمہیں کیسے سمجھاؤں؟ آج لوگ چینلوں کے ذریعہ اسلام پھیلارہے ہیں، نیٹ کے ذریعہ علماء سے استفادہ کررہے ہیں، ہائے! میں کس طرح سمجھاؤں کہ علماء کی صحبت اٹھاؤ اور علم کے لئے اپنی جگہ کو چھوڑ کر نکلو۔ گناہوں کی ظلمتوں کے ساتھ علم کا حصول ممکن نہیں ہے، مجاہد ہے وہ شخص جو علم حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ کر نکلے۔ ورنہ جتنے رواجی طریقے ہیں انہوں نے تو عمل کا نور ختم کرکے رکھ دیا ہے اور صرف نور ہی نہیں ختم کیا بلکہ اپنی ظلمتیں اس میں داخل کردی ہیں۔ اصل میں آج دلوں سے تقویٰ نکل گیا ہے، اس لئے لوگ رواجی چیزوں کی تاویلات کرتے ہیں کہ جی! یہ تو استعمال پر ہے کہ ہم کس کام کے لئے استعمال کررہے ہیں؟ حالاں کہ کوئی چیز استعمال کے اعتبار سے نہیں ہے، بلکہ بنائے جانے کے اعتبار سے ہے کہ اس چیز کو کیوں بنایا گیا تھا؟ کس کام کے لئے بنایا گیا تھا؟۔

اس لئے میرے محترم دوستو! عزیزو! قرآن کو قرآن میں دیکھ کر پڑھا کرو، حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ قرآن کو آنکھوں پر رکھتے، سینہ سے لگاتے اور کہتے کہ میرے رب کا کلام، میرے رب کا کلام، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قرآن کے صفحات پھٹ گئے تھے زیادہ دیکھ کر پڑھنے کی وجہ سے، ہائے! آج قرآن کریم کی تلاوت بھی موبائل پر کی جارہی ہے۔

یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ رواجی چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ، اس لئے کہ انہوں نے اعمال کے نور کو سلب کرلیا ہے اور ظلمتیں پیدا کردی ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ غیروں کے ایجاد کردہ آلات اپنے اندر اُن مقاصد کی ظلمتیں لئے ہوئے ہیں جن مقاصد کے لئے وہ آلات بنائے گئے ہیں، آپ چاہے کتنے نیک کام کے لئے استعمال کریں وہ ظلمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ ہائے کیا بات کروں میں! آج اُمت کو کیا ہوگیا ہے؟

سن ۱۹۶۵ء میں دلی کی جامع مسجد میں کسی بڑے قاری کا قاری عبدالباسط صاحب کا یا کسی اور بڑے قاری کا ٹیپ آ گیا اور کچھ لوگ ہمارے ہاں بنگلہ والی مسجد (عالمی تبلیغی مرکز نظام الدین نئی دہلی) سے یہ دیکھنے کے لئے کہ بھئی ایسا بھی کیا کہ مشین میں سے انسانی آواز آوے اور پھر اتنے بڑے قاری کی قرأت سنائی دے، اور وہاں ٹیپ سے سننے کے لئے پہنچ گئے تو وہاں سے کسی نے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کر دی کہ حضرت! آپ کے ہاں سے چار پانچ آدمی یہود و نصاریٰ کی بنائی ہوئی مشین پر قرآن سننے دلی کی جامع مسجد آئے ہیں۔ پہلے دلوں میں تقویٰ ہوتا تھا تو اُلٹی جھوٹی تاویلات نہیں ہوتی تھی، تقویٰ کی وجہ سے سیدھی سیدھی بات جانتے تھے بس۔ اس لئے کہ دلوں میں تقویٰ ہونا یہ اللہ کے شعائر کی عظمت کا ہونا ہے اور اللہ نے خود قرآن پاک میں فرمادیا: ''من یعظم شعائر اللّٰہ فانہا من تقوی القلوب'' کہ جن کے دلوں میں تقویٰ ہوگا وہ اللہ کے شعائر کی عظمت کریں گے۔ بس یہ سننا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو غصہ آ گیا کہ اچھا قرآن پاک جیسی مقدس کتاب! کہ جس کو جبرئیل امین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر پر اُس وقت لے کر آئے جب قلب اطہر کو زم زم سے دھولیا اور اگر قرآن کو پہاڑوں پر نازل کر دیا جاتا تو ریزہ ریزہ ہو جاتے قرآن کے بوجھ اور اللہ کی خشیت سے۔ اس قرآن پاک کو یہ ٹیپ پر سن کر آئے۔ وہ واپس آئے تو حضرتؒ نے سب کو مرغا بنا دیا اور سب کو کان پکڑوا دیئے اور حضرتؒ مارتے جاتے تھے، مارتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے، روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اللہ کو کیا منہ دکھلاؤ گے تم لوگ! وہ قرآن جس کو اللہ کے ہاں سے جبرئیل جیسا فرشتہ لے کر نازل ہوا اُس قرآن کو تم غیروں کی مشین پر سن کر آئے؟۔

اب کہاں یہ باتیں؟ نہ کوئی کہنے والا ہے نہ کوئی سننے والا ہے۔ کہو گے تو برے بنو گے! اور ایک ذہن آج یہ بھی ہو گیا کہ یہ کوئی بات نہیں ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ تو میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ دلوں سے جب تقویٰ نکل جاتا ہے تو اللہ کے شعائر کی عظمت بھی نکل جاتی ہے، کہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے کہ قرآن پڑھنے کے لئے اہتمام سے مسواک کرتے، وضو کرتے۔

یہ اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ بات کا سمجھانا اور پہنچانا اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں، میرے ذمہ کہنا واجب ہے اور سننے والوں کے لئے کرنا واجب ہے، میرے دوستو عزیزو! ہمارے دین میں کوئی بات صرف کہنے کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر بات عمل کے لئے ہے۔ ☆☆ (مرسلہ: مولانا سید محمد زین العابدین)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

فیصل

مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجونِ قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	بالنگو	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	بج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اگر	الائچی خورد	[illegible]	[illegible]
ورق طلاء	لونگ	ماہی	الائچی کلاں	[illegible]	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	[illegible]	زنجبیل	[illegible]	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	[illegible]	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

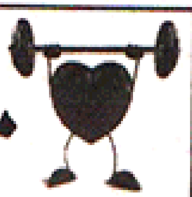

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

قیمت 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	[illegible]
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
[illegible]	الائچی خورد	کہربائی	بہمن سرخ	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

فیصل FOODS شاہ ریلائنز ڈی گراؤنڈ سپلائرز کالونی فیصل آباد

گزشتہ سال کی طرح
اس سال بھی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

کی قائم کردہ تعلیمی و اصلاحی درسگاہ دارالعلوم سفینہ رحیق میں

دورۂ تفسیر قرآن کریم و ردِ فرقِ باطلہ

بطرز: حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ

مفسر قرآن

حضرت درخواستیؒ کے تلمیذ خاص، علمی و فکری جانشین

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر رحیم یار خان

۱۰ شعبان المعظم تا ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

بمطابق 18 مئی تا 21 جون 2016

نوٹ: طالبات اور خواتین کیلئے بھی دورۂ تفسیر میں شرکت کا انتظام کیا گیا ہے۔

خصوصیات

★ قرآن کریم سمجھنے کیلئے ضروری قواعد و ضوابط ★ قرآن کریم کے بنیادی اصول
★ ہر سورۃ کا موضوع و خلاصہ، ہر رکوع کا خلاصہ اور اس کا ماخذ
★ شانِ نزول، ربط بین الآیات، مشکلاتِ قرآن ★ سیاستِ انبیاء
★ خلافت اسلامیہ کی حقیقت، فرقِ باطلہ کی تردید اور علماء حق کے مسلکِ اعتدال پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مدرسین کیلئے خصوصی نشست

جس میں صرف و نحو و دیگر فنون کی تدریس کا انداز سکھایا جائیگا۔

اس سعادت عظمیٰ میں اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات بھی شرکت کر سکتے ہیں۔

الداعی الی الخیر

مولانا محمد طیب لدھیانوی

بمقام دارالعلوم سفینہ رحیق

جامع مسجد خاتم النبیین
گلشن یوسف، پوسٹ آفس سوسائٹی
سیکٹر 13/A اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی

info@shaheedeislam.com
www.shaheedeislam.com
021-34647711 0321-9264592 0321-9275680

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کا پُرشکوہ ماڈل
آیئے.... اس زیر تعمیر منصوبہ کی تکمیل میں بھرپور حصہ لیجئے
0331-2012341, 0302-6961841